Urdu (اردو)

Version 2026

تعليم الكلام
لِأَنَّهُ هَكَذَا
أَحَبَّ اللهُ الْعَالَمَ حَتَّى بَذَلَ
ابْنَهُ الْوَحِيدَ لِكَيْ لَا يَهْلِكَ
كُلُّ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ بَلْ تَكُونُ
لَهُ الْحَيَاةُ الْأَبَدِيَّةُ.
(يوحنا ٣ : ١٦)

فہرست اسباق

نجات کا پیغام 4

حضرت عیسیٰ المسیح کی پانچ خاص باتیں

حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص پیدائش 6
حضرت عیسیٰ المسیح کے خاص معجزات 8
حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص تعلیمات 10
حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص قربانی 12
حضرت عیسیٰ المسیح کا دوبارہ زندہ ہونا 15

حضرت عیسیٰ المسیح کے آٹھ احکام

حضرت عیسیٰ المسیح کی آٹھ احکام کا خلاصہ 17
پہلا حکم یعنی توبہ کرنا اور ایمان لانا 19
دوسرا حکم یعنی پاک غُسل لینا جسے بپتسمہ لینا بھی کہا جاتا ہے 21
تیسرا حکم یعنی دُعا کرنا 23
چوتھا حکم، انجیل شریف سیکھنا یعنی کتابِ مقدس سیکھنا 27
پانچواں حکم، جاؤ اور تمام قوموں کو شاگرد بناؤ۔ 30
چھٹا حکم، اپنے پڑوسی سے محبت رکھو۔ 35
ساتواں حکم، عشائے ربّانی لینا۔ 38
آٹھواں حکم، دل سے دینا یعنی زکات دینا۔ 41
جماعت کیسے اور کیوں قائم کرنا ضروری ہے؟ 43

علم دینیات

انجیل شریف میں کوئی تبدیلی یعنی بدلاؤ نہیں ہوا۔ 46
انجیلِ شریف کی تاریخ 48

سبق—۱

نجات کا پیغام

شروع میں، اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ جو کچھ بھی ہم دنیا میں دیکھتے ہیں، سب کچھ خدا نے بنایا۔ آخر میں، خدا نے حضرت آدم (علیہ السلام) اور اُن کی بیوی حوا (علیہ السلام) کو پیدا کیا۔ خدا نے اُنہیں ایک خوبصورت باغ میں رکھا، اور وہاں کی ساری چیزوں پر اُنہیں اختیار دیا۔

لیکن خدا نے ساتھ میں ایک حکم بھی دیا۔ اُس نے فرمایا:

"لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھانا کیونکہ جس دن تو اُسے کھائے گا تو ضرور مرے گا۔"

مگر حضرت آدم (علیہ السلام) اور اُن کی بیوی نے کیا کیا؟ اُنہوں نے اُسی درخت کا پھل کھایا، اور اللہ کے حکم کو توڑ دیا۔ بس، اِسی ایک نافرمانی کی وجہ سے، اُن کا رشتہ اللہ سے ٹوٹ گیا۔ اگر ہمارے دل میں ایک بھی گناہ ہو، تو ہم خدا کے حضور نہیں جا سکتے۔ جیسے حضرت آدم (علیہ السلام) نے گناہ کیا، ویسے ہی ہم سب بھی گنہگار ہیں۔ ہر انسان کے اندر یہی مسئلہ ہے—گناہ، جو ہمیں اللہ کے قریب جانے سے روکتا ہے۔

ایک مثال دیکھیے: ایک پانی کی بوتل ہے۔ اگر وہ پانی صاف ہے، تو ہم اُسے پی سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اُس میں صرف ایک بوند شراب ڈال دے، تو کیا یہ پانی پینے کے لائق رہے گا؟ نہیں! صرف ایک بوند ناپاک چیز پورے پانی کو ناپاک بنا دیتی ہے۔ اُسی طرح، اگر ہم پاک ہوں، تو صرف ایک گناہ ہمیں ناپاک کر دیتا ہے۔ اور جو چیز ناپاک ہو، کیا وہ جنت میں جا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ اللہ کی پاک حضوری میں جا سکتی ہے؟ نہیں جا سکتی۔ تو پھر سوال یہ ہے: اگر ہم گنہگار ہیں، تو خدا کے پاس کیسے جا سکتے ہیں؟

اِس کے لیے ہم حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی مثال دیکھتے ہیں، جنہیں خلیل اللہ کہا جاتا ہے۔ خدا نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کی قربانی پیش کریں۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے خدا کا حکم سنا، اور اُس پر عمل کرتے ہوئے اپنے بیٹے کی قربانی کے لیے تیار ہو گئے۔ لیکن بالکل آخری وقت پر، اللہ نے اُنہیں روک دیا، اور ایک جانور دیا تاکہ وہ اپنے بیٹے کی جگہ قربانی دیں۔ تو سوال یہ ہے کہ قربانی کیوں دی جاتی ہے؟ اِس کا مقصد کیا ہے؟

اکثر لوگ اِس کا سیدھا جواب نہیں دے پاتے۔ لیکن اگر ہم خدا کے دوسرے نبیوں کو دیکھیں، تو اُنہوں نے بھی قربانی دی۔

حضرت نوح (علیہ السلام)، حضرت موسیٰ (علیہ السلام)، حضرت داؤد (علیہ السلام)—سب نے قربانی دی۔ توریت شریف میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے ذریعے بتایا گیا کہ جب انسان گناہ کرے، تو اُسے اپنے گناہوں کے لیے قربانی دینی چاہیے۔ ایک جگہ اللہ کا کلام کہتا ہے: "اور خون بہائے بغیر معافی نہیں ہوتی۔"

اِسی لیے سب پیغمبر قربانی دیتے تھے—تاکہ گناہ معاف ہوں۔ لیکن یہاں ایک مسئلہ ہے۔ آج کل کے زمانے میں گناہ عام بات ہے۔ ہم اپنی زندگی دیکھیں، تو ہم بھی اللہ کے حکم توڑتے ہیں۔ کیا سال میں ایک قربانی کافی ہے؟ جی نہیں!

اِسی لیے خدا نے اور پیغمبر بھیجے، جنہوں نے ایک مسیح کے آنے کی خبر دی—جو ایک ہی دفعہ ایک کامل قربانی دے گا۔ پیغمبروں نے بتایا کہ مسیح کی قربانی پوری دنیا کے گناہوں کے لیے کافی ہو گی۔ پھر ایک دن، حضرت جبرئیل (علیہ السلام) آسمان سے آئے، اور حضرت مریم (علیہ السلام) کو پیغام دیا:

"'تو اُمید سے ہو کر ایک بیٹے کو جنم دے گی۔ تجھے اُس کا نام عیسیٰ (نجات دینے والا) رکھنا ہے۔'"

حضرت مریم (علیہ السلام) نے حیرانی سے پوچھا:

"یہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟ ابھی تو میں کنواری ہوں۔"

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے فرمایا:

"روح القدس تجھ پر نازل ہوگا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر چھا جائے گا۔ اِس لیے یہ بچہ قدوس ہوگا اور اللہ کا فرزند کہلائے گا۔"

اور جیسے جبرئیل (علیہ السلام) نے بتایا تھا، ویسے ہی ہوا۔ کیا کسی اور نبی کی پیدائش اتنی خاص تھی؟ کیا فرشتوں نے کسی اور کے پیدا ہونے کی خبر دی؟ کیا کوئی اور نبی بغیر باپ کے پیدا ہوا؟ حضرت عیسیٰ المسیح اپنے معجزوں کے لیے بھی مشہور ہیں۔ اُنہوں نے بیماروں کو ٹھیک کیا، مردوں کو زندہ کیا، ایک مرتبہ پانی پر چلے۔ ایک دفعہ صرف پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا۔ کیا کوئی اور نبی ایسے طاقتور معجزے کر سکا؟

حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش خاص تھی، اُن کے معجزے خاص تھے، اُن کی تعلیم بھی خاص تھی۔ ہر نبی نے فرمایا:

"یہ اللہ کا راستہ ہے، اِس پر چلو۔"

لیکن حضرت عیسیٰ المسیح نے فرمایا:

"راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا۔"

دوسرے پیغمبر صرف راستہ دکھاتے تھے، لیکن حضرت عیسیٰ المسیح خود راستہ بن گئے۔

سب سے خاص بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کے لیے اپنی جان قربان کی۔ ایک کامل قربانی۔ بغیر کسی داغ کے۔ اُنہوں نے ہمارے لیے صلیب پر اپنی جان دی۔ اور کیا آپ کو معلوم ہے؟ تین دن بعد، وہ پھر زندہ ہو گئے!

کیا آپ نے کبھی کسی کو دیکھا ہے جو تین دن قبر میں رہا ہو، اور پھر زندہ ہو گیا ہو؟

حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش خاص تھی۔ اُن کے معجزے خاص تھے۔ اُن کا کلام خاص تھا۔ اُن کی موت خاص تھی۔ اور اُن کا زندہ ہونا سب سے خاص تھا۔ اب وہ کہاں ہیں؟ وہ آسمان پر ہیں، اللہ کے حضور۔ باقی سب نبی، اُستاد، اور روحانی رہنما اب بھی قبر میں ہیں۔ لوگ اُن کی قبریں آج بھی دیکھنے جاتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ المسیح کی قبر خالی ہے — کیونکہ وہ زندہ ہو کر جنت چلے گئے۔

ایک وقت مقرر ہے — قیامت سے پہلے کا وقت۔ اُس وقت حضرت عیسیٰ المسیح واپس آئیں گے، اور سب لوگوں کا انصاف کریں گے۔ ہمیں اُس وقت کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اور تیاری کا راستہ یہ ہے: ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں، حضرت عیسیٰ المسیح پر ایمان لائیں، اور اُن کے شاگرد بن جائیں۔ جو ایسا کرے گا، وہ قیامت کے دن کے لیے تیار ہوگا۔ جو نہیں کرے گا، وہ دوزخ کی آگ میں جائے گا۔ آج ہمارے سامنے یہ پیغام ہے۔ یہ فیصلہ آج لینا ہے۔

سبق—۲

حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص پیدائش

پچھلے سبق میں، میں نے آپ کو حضرت عیسیٰ المسیح کاواقعہ سنایا۔ یاد رکھیے، حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش خاص تھی۔ وہ ایک کنواری عورت سے پیدا ہوئے۔ فرشتے بھی آئے، اور اُن کی پیدائش کااعلان کیا۔ کیا کسی اور نبی کی پیدائش اتنی خاص تھی؟

حضرت عیسیٰ المسیح کے معجزات بھی بہت خاص تھے۔ اُنہوں نے بیماروں کو ٹھیک کیا، مردوں کو زندہ کیا۔ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ المسیح نے صرف پانچ روٹی اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا! کیا کسی اور نبی نے اتنے بڑے معجزات دکھائے؟

حضرت عیسیٰ المسیح کی تعلیم بھی لاجواب تھی۔ اُنہوں نے فرمایا:

''راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آسکتا۔''

تو حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش خاص تھی، اُنہوں نے بڑے معجزات دکھائے، اور اُن کی تعلیم بے مثال تھی۔ مگر ان سب سے بھی زیادہ خاص بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے اپنی جان کی قربانی دی۔ اُنہیں دفن کیا گیا، اور تین دن بعد وہ دوبارہ زندہ ہوگئے۔ وہ قبر سے نکل کر جنت چلے گئے! آج حضرت عیسیٰ المسیح جنت میں ہیں، اور قیامت کے دن سے پہلے وہ دوبارہ آئیں گے۔

آج میں حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص پیدائش کے بارے میں انجیل شریف کا ایک حصہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ متی کے پہلے حصے میں انجیل شریف کے اندر اُن کی معجزانہ پیدائش لکھی گئی ہے۔

انجیلِ متی (1:18-25)

حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش یوں ہوئی:

اُس وقت اُس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہو چکی تھی کہ وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی۔ ابھی اُن کی شادی نہیں ہوئی تھی۔

اُس کا منگیتر یوسف راستباز تھا، وہ علانیہ مریم کو بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اِس لیے اُس نے خاموشی سے یہ رشتہ توڑنے کا ارادہ کر لیا۔

وہ اس بات پر ابھی غور و فکر کر ہی رہا تھا کہ رب کا فرشتہ خواب میں اُس پر ظاہر ہوا اور فرمایا، ''یوسف بن داؤد، مریم سے شادی کر کے اُسے اپنے گھر لے آنے سے مت ڈر، کیونکہ پیدا ہونے والا بچہ روح القدس سے ہے۔

اُس کے بیٹا ہوگا اور اُس کا نام عیسیٰ رکھنا، کیونکہ وہ اپنی قوم کو اُس کے گناہوں سے رہائی دے گا۔''

یہ سب کچھ اِس لیے ہوا تاکہ رب کی وہ بات پوری ہو جائے جو اُس نے اپنے نبی کی معرفت فرمائی تھی،

''دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی۔ اُس سے بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اُس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔'' (عمانوایل کا مطلب 'خدا ہمارے ساتھ' ہے۔)

جب یوسف جاگ اُٹھا تو اُس نے رب کے فرشتے کے فرمان کے مطابق مریم سے شادی کر لی اور اُسے اپنے گھر لے گیا۔

لیکن جب تک اُس کے بیٹا پیدا نہ ہوا وہ مریم سے ہمبستر نہ ہوا۔ اور یوسف نے بچے کا نام عیسیٰ رکھا۔

اب، میں آپ کو اِس واقعہ کے چار اہم باتیں بتاتا ہوں، جو حضرت عیسیٰ المسیح کے بارے میں سکھائی جاتی ہیں:

پہلی بات:

حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش کا پیغام پیغمبروں نے پہلے سے دیا تھا۔ جیسے حضرت یشعیاہ (علیہ السلام) نے حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش سے سات سو سال پہلے فرمایا:

''دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو گی۔ اُس سے بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اُس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔'' (عمانوایل کا مطلب 'خدا ہمارے ساتھ' ہے۔)

دوسری بات:

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے حضرت مریم علیہ السلام کو اُن کی پیدائش کے بارے میں بتایا۔ اور یوسف کو بھی ایک فرشتے نے خواب میں آ کر سب کچھ بتایا۔ انجیل شریف میں لکھا ہے کہ فرشتوں کی کئی فوج آئی اور چرواہوں کو حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش کی خوشخبری سنائی۔ یہ سب اِس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش بہت خاص تھی۔

تیسری بات:

حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش سب سے الگ تھی، کیوں کہ وہ ایک کنواری ماں سے پیدا ہوئے۔ حضرت آدم (علیہ السلام) سے لے کر حضرت عیسیٰ المسیح تک ہر شخص باپ کے ذریعے پیدا ہوتا رہا ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ المسیح اللہ کی روح سے، ایک کنواری سے پیدا ہوئے—بغیر کسی باپ کے۔ اِسی وجہ سے وہ بالکل پاک تھے، اُن میں کوئی گناہ نہیں تھا۔

چوتھی بات:

فرشتے نے یوسف سے کہا: ''اِس کا نام عیسیٰ رکھنا، کیوں کہ وہ اپنی قوم کو اُن کے گناہوں سے رہائی دے گا۔''

گناہوں سے نجات دینا حضرت عیسیٰ المسیح کا مقصد تھا۔ انجیل شریف کے مطابق:

''سب نے گناہ کیا، سب اللہ کے جلال سے محروم ہیں۔''

مگر حضرت عیسیٰ المسیح کے اندر کوئی گناہ نہیں تھا، اِس لیے اُنہوں نے ہمارے لیے اپنی جان صلیب پر قربان کی—تا کہ ہمارے گناہ معاف ہو سکیں۔ امید کرتا ہوں کہ آج آپ نے انجیل شریف کی طاقت کو سمجھا ہو گا۔ حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش واقعی سب سے خاص تھی۔ وہ آپ کو آج بھی پکار رہے ہیں تا کہ آپ اُن کے شاگرد بن جائیں۔

کیا آپ اُن کا راستہ اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں؟

سبق۔۳

حضرت عیسیٰ المسیح کے خاص معجزات

پچھلے سبق میں، میں نے حضرت عیسیٰ المسیح کے پیدائش کا واقعہ سنایا، جو انجیل شریف میں لکھا ہے۔ بہت سارے پیغمبروں نے پہلے سے بتایا تھا کہ حضرت عیسیٰ المسیح پیدا ہوں گے۔ فرشتے بھی آئے اور حضرت مریم (علیہ السلام) اور دوسرے لوگوں کو اس بات کی خبر دی۔ حضرت عیسیٰ المسیح ایک کنواری عورت سے پیدا ہوئے تھے۔ وہ دنیا میں اس لیے آئے کہ ہمارے گناہوں کی قربانی بن کر ہمیں بچائیں۔ انہوں نے اپنی جان قربان کی۔ کیا کسی دوسرے نبی کی پیدائش اتنی خاص تھی؟

آج ہم حضرت عیسیٰ المسیح کے معجزات کے بارے میں بات کریں گے۔ انہوں نے بیمار لوگوں کو ٹھیک کیا۔ انہوں نے مردوں کو زندہ کیا۔ ایک بار طوفان کو روکا۔ ایک بار پانی پر بھی چلے۔ کیا کسی اور نبی نے اتنے معجزے دکھائے؟

حضرت عیسیٰ المسیح کی تعلیم بھی بہت خاص تھی۔ انہوں نے فرمایا:

''راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر خدا باپ کے پاس نہیں آسکتا۔''

حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش خاص تھی، انہوں نے عظیم معجزے کیے، اور اُن کی تعلیم بھی زبردست تھی۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ تھی کہ انہوں نے اپنی جان قربان کی، تاکہ ہمارے گناہ معاف ہو سکیں۔ انہیں دفن کیا گیا، لیکن تین دن بعد وہ دوبارہ زندہ ہوئے۔ وہ قبر سے زندہ نکل آئے، اور جنت میں چلے گئے۔ اب وہ قیامت کے دن تک وہی قیام کریں گے۔

آج ہم انجیل شریف کا وہ حصہ سنیں گے جو حضرت عیسیٰ المسیح کے ایک اور معجزے کو بیان کرتا ہے۔ مگر اُس سے پہلے، میں ایک سوال معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کون گناہ معاف کر سکتا ہے؟

امید ہے کہ آپ کا جواب ہو گا: ''صرف اور صرف اللہ ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔''

چلیے، اب ہم انجیلِ متی (9:1-8) سے

کشتی میں بیٹھ کر عیسیٰ نے جھیل کو پار کیا اور اپنے شہر پہنچ گیا۔

وہاں ایک لقوے کے مریض کو چارپائی پر ڈال کر اُس کے پاس لایا گیا۔ اُن کا ایمان دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، ''بیٹا، حوصلہ رکھ۔ تیرے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔''

یہ سن کر شریعت کے کچھ علما دل میں کہنے لگے، ''یہ کفر بک رہا ہے''!

عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں، اِس لیے اُس نے اُن سے پوچھا،

''تم دل میں بری باتیں کیوں سوچ رہے ہو؟ کیا مریض سے یہ کہنا زیادہ آسان ہے کہ 'تیرے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں' یا یہ کہ 'اٹھ اور چل پھر؟'

لیکن میں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔'' یہ کہہ کر وہ لقوے کے مریض سے مخاطب ہوا، ''اٹھ، اپنی چارپائی اٹھا کر گھر چلا جا۔''

وہ آدمی کھڑا ہوا اور اپنے گھر چلا گیا۔

یہ دیکھ کر ہجوم پر اللہ کا خوف طاری ہو گیا اور وہ اللہ کی تمجید کرنے لگے کہ اُس نے انسان کو اس قسم کا اختیار دیا ہے۔

یہ واقعہ ہمیں حضرت عیسیٰ المسیح کے بارے میں چار اہم باتیں سکھاتا ہے:

پہلی بات: حضرت عیسیٰ المسیح نے لقوے کے مریض کو ٹھیک کیا۔ اُن کی زندگی میں ہمیشہ بیمار لوگ ٹھیک ہوتے رہے۔ وہ لوگ جو لقوے کے مریض کے دوست تھے، اُنہوں نے سمجھا کہ صرف حضرت عیسیٰ المسیح اُن کا مددگار ہے۔ اِس لیے وہ اپنے دوست کو چارپائی پر اٹھا کر لائے۔ حضرت عیسیٰ المسیح نے فرمایا: ''اٹھ، اپنی چارپائی اٹھا کر گھر چلا جا۔'' آدمی اٹھا اور چلا گیا۔ آج بھی جب ہم کسی مشکل میں ہوں، تو ہمیں حضرت عیسیٰ المسیح کے پاس جانا چاہیے۔

دوسری بات: حضرت عیسیٰ المسیح گنہگاروں سے محبت کرتے ہیں۔ وہ لقوے کے مریض کو جانتے تھے کہ وہ گنہگار ہے، پھر بھی اُسے ''بیٹا'' کہا۔ حضرت عیسیٰ المسیح اُن لوگوں کے دوست ہیں جو اللہ سے دور ہیں۔ آپ اگر آج اللہ سے دور ہیں، تو جانیے کہ حضرت عیسیٰ المسیح آپ کو اپنے پاس بلا رہے ہیں۔ انجیل شریف میں، رومیوں کی کتاب کے باب پانچ کی آیت آٹھ میں لکھا ہے:

'لیکن اللہ نے ہم سے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ مسیح نے اُس وقت ہماری خاطر اپنی جان دی جب ہم گنہگار ہی تھے۔'

تیسری بات: اِس واقعہ کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے اِس آدمی کے گناہ معاف کر دیے۔ ٹھیک کرنے سے پہلے انہوں نے فرمایا: ''بیٹا، حوصلہ رکھ۔ تیرے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔'' اگر صرف یہی کہتے تو لوگ سوچتے کہ کیا واقعی گناہ معاف ہوئے بھی یا نہیں۔ لیکن جب انہوں نے اِس آدمی کو ٹھیک کیا، تو سب نے دیکھا کہ اُن کے پاس واقعی اختیار ہے گناہ معاف کرنے کا۔ یہ اختیار صرف اللہ کے پاس ہوتا ہے۔

آج بھی حضرت عیسیٰ المسیح آپ کے گناہ معاف کر سکتے ہیں، جیسے انہوں نے اِس لقوے کے مریض کے کیے۔

چوتھی بات: حضرت عیسیٰ المسیح دوسروں کے دل کے خیالات جانتے تھے۔ جب شریعت کے علما اُن کی بات سن کر اپنے دل میں برا سوچ رہے تھے، تو حضرت عیسیٰ المسیح اُن کا خیالات جان گئے۔ وہ صرف باتیں ہی نہیں سنتے، بلکہ وہ دلوں کے حال بھی جانتے ہیں۔ اگر وہ دوسروں کے دلوں کے حال جان سکتے ہیں، تو وہ آپ کے دل کے حال بھی جانتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ المسیح نے اُن لوگوں کو اپنے پاس بلایا جو اللہ کے قریب آنا چاہتے تھے۔ لیکن انہوں نے اُن لوگوں کو روکا جو اپنے دل میں دکھاوا کرتے تھے۔

آج آپ خود سوچیں کہ آپ کس طرح کے انسان ہیں؟

حضرت عیسیٰ المسیح کی زندگی بہت طاقتور تھی۔ اُن کی پیدائش سب سے الگ تھی۔ اُن کے معجزے سب سے بڑھ کر تھے۔ آج وہ آپ کو بلا رہے ہیں کہ آپ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اُن پر ایمان لائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اُن کے شاگرد بن جائیں۔ کیا آپ تیار ہیں؟

امید ہے کہ آپ تیار ہوں گے۔

سبق۔۴

حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص تعلیمات

پچھلے سبق میں، میں نے حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش اور اُن کے معجزات کے بارے میں بتایا تھا۔بہت سے نبیوں نے حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش کی پیشنگوئی کی تھی۔ فرشتے بھی آئے اور حضرت مریم علیہ السلام اور دوسرے لوگوں کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ المسیح پیدا ہونے والے ہیں۔ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔اللہ نے انہیں بھیجا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے قربانی دیں۔ کیا کسی اور نبی کی پیدائش اتنی خاص تھی؟

حضرت عیسیٰ المسیح نے بیماروں کو ٹھیک کیا، مردوں کو زندہ کیا۔ یہ سب معجزے انہوں نے اس لیے کیے تاکہ گنہگاروں پر اپنی محبت ظاہر کریں۔انہیں اللہ نے اتنا اختیار دیا تھا کہ وہ گناہ معاف کر سکتے تھے اور ہمارے دلوں کے چھپے ہوئے خیال بھی جانتے تھے۔ کیا کسی اور نبی نے اتنے معجزے کیے؟

آج ہم حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص تعلیمات پر غور کریں گے۔انہوں نے فرمایا:

’’راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر خدا باپ کے پاس نہیں آسکتا۔‘‘

تو غور کریں، حضرت عیسیٰ المسیح کی پیدائش خاص تھی، انہوں نے بڑے بڑے معجزے کیے، اور اُن کی تعلیمات بھی بہت زبردست تھیں۔ مگر سب سے خاص بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے اپنی جان قربان کی۔انہیں دفن کیا گیا، اور تیسرے دن وہ دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر وہ آسمان پر اٹھا لیے گئے۔اب وہ جنت میں ہیں اور قیامت کے دن کا انتظار کر رہے ہیں۔

اب میں حضرت عیسیٰ المسیح کی تعلیمات میں سے ایک اور پیغام سنانا چاہتا ہوں، جو "انجیل شریف" میں ہے۔ یہ پیغام "پہاڑی وعظ" کے نام سے مشہور ہے، جو متی باب پانچ، چھے اور سات میں ہے۔

آیئے، اب ہم انجیلِ متی (7:24-27) سے ستائیس پڑھتے ہیں:

لٰہذا جو بھی میری یہ باتیں سن کر اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس سمجھدار آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے مکان کی بنیاد چٹان پر رکھی۔

بارش ہونے لگی، سیلاب آیا اور آندھی مکان کو جھنجھوڑنے لگی۔ لیکن وہ نہ گرا، کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی۔

لیکن جو بھی میری یہ باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس احمق کی مانند ہے جس نے اپنا مکان صحیح بنیاد ڈالے بغیر ریت پر تعمیر کیا۔

جب بارش ہونے لگی، سیلاب آیا اور آندھی مکان کو جھنجھوڑنے لگی تو یہ مکان دھڑام سے گر گیا۔‘‘

یہ تعلیم ہمیں بتاتی ہے کہ دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔

ایک وہ جو حضرت عیسیٰ المسیح کی بات بھی سنتے ہیں اور اُس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو صرف بات سنتے ہیں، مگر اُس پر عمل نہیں کرتے۔ دونوں نے بات سنی، لیکن فرق یہ تھا کہ ایک نے بات پر عمل کیا جبکہ دوسرے نے عمل نہیں کیا۔ اچھے انسان کی مثال اُس شخص کی ہے جس نے اپنا گھر مضبوط زمین پر، یعنی چٹان پر بنایا۔

اور بے وقوف انسان کی مثال اُس شخص کی ہے جس نے اپنا گھر کچی زمین یعنی ریت پر بنایا۔ جب زندگی میں مشکل وقت آتا ہے —— چاہے وہ بیماری ہو، پیسوں کی تنگی ہو، یا گھر کا کوئی مسئلہ ہو —— تو جو حضرت عیسیٰ المسیح کی باتوں پر عمل کرتا ہے، وہ ثابت قدم رہتا ہے۔ مگر جو عمل نہیں کرتا، وہ مشکل وقت میں ٹوٹ جاتا ہے، جیسے کمزور گھر

طوفان میں گر جاتا ہے۔

یہ تعلیم ہمیں حضرت عیسیٰ المسیح کی عظمت بتاتی ہے۔

خیر، میں ایک اور آیت پڑھوں گا، جو "انجیل شریف" میں، یوحنا باب چودہ—اُس کی آیت چھے میں ہے۔ حضرت عیسیٰ المسیح نے فرمایا:

راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آسکتا۔

اگر آپ اللہ تک پہنچنے کا راستہ تلاش کر رہے ہیں، تو حضرت عیسیٰ المسیح ہی وہ راستہ ہیں۔

اگر ہم اُن کی باتوں پر عمل کریں گے، تو وہ ہمیں اللہ تک لے جائیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اُن کی باتوں کو سنیں اور اُس پر عمل بھی کریں۔ حضرت عیسیٰ المسیح نے فرمایا کہ میں "حق "ہوں۔ اگر آپ حق کو جاننا چاہتے ہیں، تو حضرت عیسیٰ المسیح کے پاس آئیں۔ اُن کی باتیں سنیں۔ جیسے جیسے آپ اُن کے ساتھ چلیں گے، وہ آپ کو حق دکھائیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں "زندگی "ہوں۔ یہاں وہ "ہمیشہ کی زندگی "یعنی جنت کی زندگی کی بات کر رہے ہیں۔

آج حضرت عیسیٰ المسیح کی قبر خالی ہے، کیونکہ وہ دوبارہ زندہ ہو کر جنت چلے گئے۔ اگر آپ بھی ہمیشہ کی زندگی چاہتے ہیں، تو اُن کی باتیں مانیں اور اُن پر عمل بھی کریں۔

امید ہے کہ آپ نے حضرت عیسیٰ المسیح کی عظمت کو پہچانا ہو گا۔ اُن کی پیدائش سب سے خاص تھی۔ اُن کے معجزے سب سے بڑے تھے۔ اُن کی تعلیمات سب سے سچی تھیں۔

اور سب سے بڑھ کر، وہ ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے قربانی دینے آئے تھے۔

آج آپ کے پاس موقع ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح کی بات سنیں، اپنے گناہوں سے توبہ کریں، اور اُن کے شاگرد بن جائیں۔

سبق—۵

حضرت عیسیٰ المسیح کی خاص قربانی

آج کا سبق حضرت عیسیٰ المسیح کی وفات یعنی موت کے بارے میں ہے، جو انجیل شریف میں لکھا گیا ہے، خاص طور پر متی ستائیس میں۔
اس واقعہ میں، ہم پڑھیں گے اور جانیں گے کہ کس طرح حضرت عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کی معافی کے لیے صلیب پر اپنی جان دی۔ یہ قصہ تھوڑا لمبا ہے، اس لیے ہم تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں گے، اور بیچ بیچ میں بات بھی کریں گے، اور اسی طرح آگے بڑھتے جائیں گے۔

چلیے، ہم انجیلِ متی (21:27-24) پڑھتے ہیں۔

پھر اُس کا مذاق اڑانے سے تھک کر انہوں نے ارغوانی لباس اتار کر اُسے دوبارہ اُس کے اپنے کپڑے پہنائے اور اُسے مصلوب کرنے کے لیے لے گئے۔
شہر سے نکلتے وقت انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو لیبیا کے شہر کورین کا رہنے والا تھا۔ اُس کا نام شمعون تھا۔ اُسے انہوں نے صلیب اٹھا کر لے جانے پر مجبور کیا۔
یوں چلتے چلتے وہ ایک مقام تک پہنچ گئے جس کا نام گلگتھا تھا۔ گلگتھا یعنی کھوپڑی کا مقام۔
وہاں انہوں نے اُسے مے پیش کی جس میں کوئی کڑوی چیز ملائی گئی تھی۔ لیکن چکھ کر عیسیٰ نے اُسے پینے سے انکار کر دیا۔
جبکہ حضرت عیسیٰ المسیح نے کبھی بھی کوئی بھی گناہ نہ کیا تھا، لیکن پھر بھی مذہبی رہنماؤں کو اُن سے نفرت تھی۔ وہ رات کے وقت انہیں گرفتار کر کے عدالت لے گئے اور جھوٹ بول کر اُن پر الزام لگایا، تاکہ انہیں مروا سکیں۔ انہیں ڈر تھا کہ لوگ حضرت عیسیٰ المسیح کو ماننے لگیں گے اور پھر لوگ ہماری بات نہیں سنیں گے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ سب حضرت عیسیٰ المسیح کی اپنی خود کی مرضی سے ہوا۔ وہ تو ہمارے گناہوں کی قربانی بننے کے لیے ہی آئے تھے۔ جب انہیں گرفتار کیا گیا، تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: فکر نہ کرو، اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ سے کہوں، اور وہ فرشتوں کی پوری فوج بھیج دے گا، مگر میری قربانی کا یہی وقت ہے۔

اب ہم انجیلِ متی (35:27-37) پڑھیں گے۔

پھر فوجیوں نے اُسے مصلوب کیا اور اُس کے کپڑے آپس میں بانٹ لیے۔ یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کس کس کو کیا کیا ملے انہوں نے قرعہ ڈالا۔
یوں وہ وہاں بیٹھ کر اُس کی پہرا داری کرتے رہے۔
صلیب پر عیسیٰ کے سر کے اوپر ایک تختی لگا دی گئی جس پر یہ الزام لکھا تھا، ’’یہ یہودیوں کا بادشاہ عیسیٰ ہے۔‘‘
صلیب پر مارنا بہت دردناک اور ظالمانہ طریقہ تھا، لیکن حضرت عیسیٰ المسیح نے یہ سب کچھ ہماری خاطر برداشت کیا۔ انجیل شریف، رومیوں کی کتاب باب تین کی آیت تیئس ہمیں بتاتی ہے کہ
"سب نے گناہ کیا ہے اور اللہ کے جلال سے محروم ہیں"
گناہ کی وجہ سے اللہ سے ہمارا رشتہ ٹوٹ گیا ہے۔ اللہ پاک ہے، ہم گنہگار ہیں۔ لیکن انجیل شریف، رومیوں کی کتاب باب پانچ کی آیت آٹھ میں یہ بھی لکھا ہے کہ
"اللہ نے اپنی محبت یوں ظاہر کی کہ جب ہم گناہ میں تھے، مسیح نے ہمارے لیے جان دی"
یعنی حضرت عیسیٰ المسیح کی موت ایک قربانی تھی، جو ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لیے دی گئی۔

آیئے،اب ہم انجیلِ متی (27:45-54) پڑھیں گے۔

دوپہر بارہ بجے پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔ یہ تاریکی تین گھنٹوں تک رہی۔

پھر تین بجے عیسیٰ اونچی آواز سے پکار اٹھا، ''ایلی، ایلی، لما شبقتنی'' جس کا مطلب ہے، ''اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟''

یہ سن کر پاس کھڑے کچھ لوگ کہنے لگے، ''وہ الیاس نبی کو بلا رہا ہے۔''

اُن میں سے ایک نے فوراً دوڑ کر ایک اسفنج کو مے کے سرکے میں ڈبویا اور اُسے ڈنڈے پر لگا کر عیسیٰ کو چوسانے کی کوشش کی۔

دوسروں نے کہا، ''آؤ، ہم دیکھیں، شاید الیاس آ کر اُسے بچائے۔''

لیکن عیسیٰ نے دوبارہ بڑے زور سے چلا کر دم چھوڑ دیا۔

بہت سارے لوگ کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ کچھ نے انہیں پانی یا مشروب دینا چاہا، مگر حضرت عیسیٰ المسیح نے کچھ نہ پیا۔ آسمان پر بھی عجیب منظر تھا، سورج چھپ گیا، تین گھنٹے اندھیرا رہا۔ پھر حضرت عیسیٰ المسیح نے جان دے دی۔ وہ آپ کے لیے اور میرے لیے قربان ہوئے۔ اُسی وقت بیت المقدس کے مقدس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا پردہ اوپر سے لے کر نیچے تک دو حصوں میں پھٹ گیا۔ زلزلہ آیا، چٹانیں پھٹ گئیں اور قبریں کھل گئیں۔ کئی مرحوم مقدسین کے جسموں کو زندہ کر دیا گیا۔ وہ عیسیٰ کے جی اٹھنے کے بعد قبروں میں سے نکل کر مقدس شہر میں داخل ہوئے اور بہتوں کو نظر آئے۔ جب پاس کھڑے رومی افسر اور عیسیٰ کی پہرا داری کرنے والے فوجیوں نے زلزلہ اور یہ تمام واقعات دیکھے تو وہ نہایت دہشت زدہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا، ''یہ واقعی اللہ کا فرزند تھا۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ جسمانی طور پر اللہ کے فرزند یعنی بیٹے تھے، بلکہ وہ روحانی طور پر اللہ کی ایک خاص، پاک اور برگزیدہ شخصیت تھی، جو ہمارے گناہوں کے لیے قربانی بنے۔

اب ہم حضرت عیسیٰ المسیح کی موت کے اُن چار بڑے اثرات کے بارے میں بات کریں گے۔

پہلا اثر؛ بیت المقدس کے مقدس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا پردہ یعنی اللہ کے گھر کا پردہ پھٹ گیا، مطلب یہ کہ اب حضرت عیسیٰ المسیح کے ذریعے اللہ سے سیدھا تعلق ممکن ہے، جیسا کہ خود انہوں نے فرمایا:

''راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر خدا باپ کے پاس نہیں آ سکتا۔''

دوسرا اثر؛ اُن کی موت کے وقت زمین پر زلزلہ آیا، یعنی قدرت نے بھی پہچان لیا کہ کچھ بڑا ہو رہا ہے۔

تیسرا اثر؛ کچھ نبی اور نیک لوگ، جن کی قبریں یروشلم میں تھیں، جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام—وہ زندہ ہو کر آئے، اور حضرت عیسیٰ المسیح کے حق میں گواہی دی۔

چوتھا اثر؛ وہ رومی سپاہی، جس نے حضرت عیسیٰ المسیح کو سولی پر چڑھایا تھا، اُس نے بھی مان لیا کہ حضرت عیسیٰ المسیح اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ایک خاص انسان تھے یعنی وہ خدا کے بیٹے تھے۔

آج، جب آپ یہ واقعہ سن رہے ہیں، تو آپ کے پاس بھی ایک موقع ہے۔

کیا آپ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے حضرت عیسیٰ المسیح پر ایمان لائیں گے؟ وہی ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے کبھی بھی گناہ نہ کیا۔ اُن کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی، تاکہ وہ روحانی طور پر پاک ہوں۔ اِسی لیے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا، انجیلِ یوحنا (1:29)

''دیکھو، یہ اللہ کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔'

حضرت عیسیٰ المسیح آج بھی آپ کے گناہ دھونا چاہتے ہیں، تاکہ آپ اللہ کے قریب ہو جائیں۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے، جب آپ دل سے توبہ کریں، اور حضرت عیسیٰ

المسیح پر ایمان لائیں۔
کیا آپ آج سے اُن کے سچے شاگرد بننے کے لیے تیار ہیں؟
امید کرتا ہوں کہ آپ اُن کے سچے شاگرد بنیں گے۔

سبق—٦

حضرت عیسیٰ المسیح کا دوبارہ زندہ ہونا

حضرت عیسیٰ المسیح ہمارے گناہوں کے لیے مصلوب ہوئے۔ لیکن وہ مردہ نہ رہے۔ اصل میں، حضرت عیسیٰ المسیح آج بھی زندہ ہیں۔ وہ آسمان میں، اللہ تعالٰی کے پاس بیٹھے ہیں اور اُس دن کا انتظار کر رہے ہیں جب وہ واپس آئیں گے اور تمام دنیا کا حساب و کتاب لیں گے۔

سوچو، اگر ہم اللہ کی حضوری میں جانا چاہتے ہیں، تو وہی ہمیں لے جاسکتا ہے جو پہلے سے وہاں بیٹھا ہو۔

آج میں آپ کو ایک واقعہ سنانے والا ہوں—یہ حضرت عیسیٰ المسیح کے دوبارہ زندہ ہونے کا واقعہ ہے۔ یہ انجیل شریف میں متی 28 میں لکھا ہے۔

حضرت عیسیٰ المسیح اتنے طاقتور ہیں کہ مرنے کے بعد بھی پھر سے زندہ ہو گئے، اور اپنی قبر سے باہر نکلے۔

دیکھیں، دنیا میں نہ جانے کتنی قبریں ہیں، اور اُن میں اولیا بھی دفن ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ المسیح کی قبر خالی ہے۔

آئیں، ہم متی 28 کو پڑھتے ہیں:

اتوار کو صبح سویرے ہی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے کے لیے نکلیں۔ سورج طلوع ہو رہا تھا۔

اچانک ایک شدید زلزلہ آیا، کیونکہ رب کا ایک فرشتہ آسمان سے اتر آیا اور قبر کے پاس جا کر اُس پر پڑے پتھر کو ایک طرف لڑھکا دیا۔ پھر وہ اُس پر بیٹھ گیا۔

اُس کی شکل و صورت بجلی کی طرح چمک رہی تھی اور اُس کا لباس برف کی مانند سفید تھا۔

پہرے دار اتنے ڈر گئے کہ وہ لرزتے لرزتے مردہ سے ہو گئے۔

فرشتے نے خواتین سے کہا، ''مت ڈرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم عیسیٰ کو ڈھونڈ رہی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔

وہ یہاں نہیں ہے۔ وہ جی اُٹھا ہے، جس طرح اُس نے فرمایا تھا۔ آؤ، اُس جگہ کو خود دیکھ لو جہاں وہ پڑا تھا۔

اور اب جلدی سے جا کر اُس کے شاگردوں کو بتا دو کہ وہ جی اُٹھا ہے اور تمہارے آگے آگے گلیل پہنچ جائے گا۔ وہیں تم اُسے دیکھو گے۔ اب میں نے تم کو اِس سے آگاہ کیا ہے۔''

خواتین جلدی سے قبر سے چلی گئیں۔ وہ سہمی ہوئی لیکن بڑی خوش تھیں اور دوڑی دوڑی اُس کے شاگردوں کو یہ خبر سنانے گئیں۔

اچانک عیسیٰ اُن سے ملا۔ اُس نے کہا، ''سلام۔'' وہ اُس کے پاس آئیں، اُس کے پاؤں پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔

عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''مت ڈرو۔ جاؤ، میرے بھائیوں کو بتا دو کہ وہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں وہ مجھے دیکھیں گے۔''

اس واقعہ سے ہمیں چار بڑی سچائیاں ملتی ہیں:

پہلی سچائی: حضرت عیسیٰ المسیح موت کو ہرا کر مردوں میں سے جی اُٹھے! تین دن بعد، اُن پر ایمان رکھنے والی عورتیں اُن کی قبر پر گئیں۔ وہ رونے گئی تھیں۔ لیکن وہاں انہیں حضرت عیسیٰ المسیح زندہ ملے! لیکن حضرت عیسیٰ المسیح موت سے بھی زیادہ طاقتور ہیں۔ اِس لیے وہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی یعنی جنت میں ہمیشہ کی زندگی دے سکتے ہیں۔

دوسری سچائی: فرشتہ اُن کی زندگی کی خبر دینے آیا۔ جیسے جب وہ پیدا ہوئے تھے تو فرشتوں نے لوگوں کو خوشخبری دی تھی، ویسے ہی اب اُن کی قبر پر بھی فرشتہ اُترا۔ اللہ

تعالٰی چاہتا تھا کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے موت پر فتح یعنی جیت حاصل کر لی ہے۔ آج بھی اگر کوئی ہمیشہ کی زندگی چاہتا ہے، تو اُس کو چاہیے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور حضرت عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے۔

تیسری سچائی: حضرت عیسیٰ المسیح نے وعدہ کیا تھا کہ اُن کے شاگرد انہیں دیکھیں گے۔ اور سچ مچ انہوں نے دیکھا! گلیل میں پہاڑ پر، گیارہ شاگرد اُن کے سامنے آئے اور انہوں نے انہیں سجدہ کیا۔ صرف شاگرد ہی نہیں، بلکہ 500 سے زیادہ لوگوں نے انہیں اپنی آنکھوں سے زندہ دیکھا۔ اتنے لوگوں نے گواہی دی ہے کہ آج ہمیں پورا یقین ہے—اُن کا دوبارہ زندہ ہونا سچ اور حقیقت ہے۔

چوتھی سچائی: لوگوں نے حضرت عیسیٰ المسیح کی عبادت کی۔ عورتوں نے بھی سجدہ کیا۔ شاگردوں نے بھی سجدہ کیا۔ اُن کی پیدائش پر پورب سے نجومی لوگ آئے اور انہوں نے سجدہ کیا۔ طوفان تھما تو شاگرد بولے: "یقیناً، آپ اللہ کے بیٹے ہیں۔" اِس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اللہ کے جسمانی بیٹے تھے—بلکہ روحانی بیٹے تھے، یعنی اللہ سے خاص رشتے والے۔

میرے عزیزو،

حضرت عیسیٰ المسیح کا مقام ایک نبی سے بڑھ کر ہے۔ وہ کنواری عورت سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے لنگڑے کو ٹھیک کیا۔ اندھے کو روشنی دی۔ مردے کو زندہ کیا۔ اور سب سے اہم، انہوں نے اپنی جان ہمارے گناہوں کی قربانی کے لیے دی۔ وہ دفن ہوئے۔ لیکن پھر سے زندہ ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ المسیح واقعی عبادت کے لائق ہیں۔

میری امید ہے کہ آپ نے اِن باتوں سے اُن کی عظمت کو پہچانا ہو گا۔ اگر ہاں، تو وہ آج آپ کو بلا رہے ہیں—توبہ کریں، ایمان لائیں، اور اُن کے شاگرد بن جائیں۔

اگلی تعلیمات ہوں گی—حضرت عیسیٰ المسیح کے آٹھ احکام کے موضوع پر ہوں گی۔

آگے ضرور پڑھتے رہیے۔

سبق۔۷

حضرت عیسیٰ المسیح کی آٹھ احکام کا خلاصہ

پچھلی تعلیمات میں ہم نے جانا کہ حضرت عیسیٰ المسیح کون ہیں۔اب ہم سیکھیں گے کہ حضرت عیسیٰ المسیح کی پیروی یعنی اُن کا راستہ کیسے اپنانا ہے۔آج سے ہم آٹھ خاص ہدایات کی تعلیم شروع کر رہے ہیں۔انہیں ہم کہتے ہیں—— حضرت عیسیٰ المسیح کے آٹھ احکام کہتے ہیں۔

پچھلی بار ہم نے سنا کہ کیسے حضرت عیسیٰ المسیح کا پیدا ہونا بہت خاص تھا۔بہت سے نبیوں نے اُن کے آنے کی پیشنگوئی کی تھی۔فرشتوں نے بھی حضرت مریم علیہ السلام اور دوسروں کو اُن کی پیدائش کی خوشخبری دی تھی۔

حضرت عیسیٰ المسیح کنواری سے پیدا ہوئے۔وہ دنیا میں آئے تا کہ ہماری گناہوں سے نجات دیں۔انہوں نے بیماروں کو اچھا کیا، مردوں کو زندہ کیا۔وہ اتنے طاقتور ہیں کہ گناہ بھی معاف کر سکتے ہیں اور انسان کے دل کے راز بھی جانتے ہیں۔

انہوں نے صاف کہا: راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آسکتا۔

عزیزو، اگر ہم اللہ سے رشتہ بنانا چاہتے ہیں، تو ہمیں حضرت عیسیٰ المسیح کی باتوں کو سننا اور ماننا ہوگا۔لیکن اُن کی زندگی کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے سولی پر اپنی جان قربان کی——تا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔وہ دفن ہوئے، اور تیسرے دن دوبارہ زندہ ہوئے۔اپنی قبر سے باہر نکلے اور پھر آسمان پر چلے گئے۔اب وہ اللہ کے پاس بیٹھے ہیں اور قیامت کے دن واپس آئیں گے۔اِسی لیے، ہمیں اُن کی ہدایات کو غور سے سننا اور اُس پر عمل کرنا چاہیے۔انہوں نے کہا: ''اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے احکام پر عمل کرو۔''

حضرت عیسیٰ المسیح نے بہت سی ہدایات دیں، مگر اُن کی یہ آٹھ احکام سب سے اہم ہیں۔

1. توبہ کرنا اور ایمان لانا۔
2. پاک غسل یعنی بپتسمہ لینا۔
3. دعا کرنا۔
4. انجیل شریف سیکھنا۔
5. لوگوں کو شاگرد بنانا۔
6. محبت کرنا۔
7. جماعت میں شامل ہونا اور عشائے ربانی یعنی خداوند کے نام کا کھانا لینا۔
8. صدقہ خیرات دینا۔

اب ہم تھوڑا تھوڑا اِن احکام کو سمجھیں:

پہلا حکم: توبہ اور ایمان۔ توبہ مطلب — غلط راستہ چھوڑ کر نیا راستہ اپنانا۔ ایمان مطلب — حضرت عیسیٰ المسیح پر بھروسا کرنا۔ سوچیے، اگر کوئی آدمی گاڑی چلا رہا ہو اور اُسے پتہ چلے کہ وہ اُلٹی سمت میں جا رہا ہے، تو اُسے موڑنا پڑے گا۔ یہی توبہ ہے — غلط راستہ چھوڑ کر صحیح طرف جانا۔

دوسرا حکم: پاک غسل۔ جب کوئی شخص حضرت عیسیٰ المسیح پر ایمان لاتا ہے، تو دوسرے ایمان والے اُسے پانی میں پورا ڈبوتا ہے۔ یہ نشانی ہے کہ اُس نے توبہ کی ہے اور اب وہ مسیح کا پیروکار یعنی مسیح کا ماننے والا ہے۔

تیسرا حکم: دعا۔ دعا مطلب — اللہ سے بات کرنا۔ حضرت عیسیٰ المسیح نے سکھایا کہ ہم کسی بھی زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ اللہ اپنے بچوں کی آواز سننا پسند کرتا ہے۔

چوتھا حکم: انجیل شریف سیکھنا۔ انجیل شریف میں حضرت عیسیٰ المسیح کی زندگی اور اُن کی تعلیم لکھی ہے۔ اِس کتاب میں حکمت اور سچائی ہے۔ اگر ہم مسیح کے شاگرد بننا چاہتے ہیں تو اِس کتاب کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔

پانچواں حکم: شاگرد بنانا۔ جیسے اللہ ہمیں سکھاتا ہے، ویسے ہی ہمیں بھی اپنے دوستوں، گھر والوں اور پڑوسیوں تک یہ باتیں پہنچانی چاہیے۔

چھٹا حکم: محبت۔ حضرت عیسیٰ المسیح نے سکھایا کہ سب سے بڑی ہدایات ہیں — اللہ سے محبت کرنا اور اپنے پڑوسی سے محبت کرنا۔

ساتواں حکم: جماعت اور عشائے ربانی لینا۔ جماعت یعنی ایمان والوں کی جماعت۔ وہ ہفتے میں کم سے کم ایک بار ملتے ہیں — دعا کرتے ہیں، انجیل شریف پڑھتے ہیں، عبادت کرتے ہیں اور خداوند کے نام کا کھانا کھاتے ہیں۔ یہ کھانا ہمیں یاد دلاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کے لیے سولی پر جان دی۔

آٹھواں حکم: خیرات۔ اگر ہم مسیح کے پیروکار ہیں، تو ہمیں اپنے مال میں سے دوسروں کو دینا چاہیے۔ اللہ نے جو ہمیں دیا ہے، اُس سے دوسروں کی مدد کرنا چاہیے۔

میرے عزیزو،

مجھے معلوم ہے کہ یہ آٹھ احکام پہلی بار سننے میں زیادہ لگ سکتے ہیں۔ مگر اگلے سبقوں میں ہم ہر احکام کو دھیرے دھیرے سمجھیں گے اور انجیل شریف سے مثالیں لیں گے۔

بس یہ بات یاد رکھو — صرف جاننا کافی نہیں، بلکہ اِن ہدایات پر عمل کرنا زندگی بدل دیتا ہے۔

سبق-۸

پہلا حکم یعنی توبہ کرنا اور ایمان لانا

حضرت عیسیٰ المسیح کی راہ پر چلنے کا پہلا قدم ہے توبہ کرنا اور ایمان لانا۔

جب حضرت یحییٰ (علیہ السلام) نے اپنی خدمت شروع کی، تو انہوں نے فرمایا:

"توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔"

اِس پیغام میں انہوں نے اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ المسیح ہی آسمان کے بادشاہ ہیں، جو دنیا میں آئے۔ اِس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی زندگی اُنہی کو سونپ دے۔

جب حضرت عیسیٰ المسیح نے اپنی خدمت شروع کی، تو انہوں نے بھی یہی پیغام سنایا:

"توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب آ گئی ہے۔"

آج بھی جب ہم حضرت عیسیٰ المسیح کا پیغام سنتے ہیں، تو ہمیں توبہ کرنی چاہیے اور اپنی زندگی اللہ کو سونپنی چاہیے۔

یاد رکھیں، توبہ کرنا اور ایمان لانا الگ نہیں ہو سکتے۔ توبہ کرنا کا مطلب ہے پرانی غلط راہ چھوڑ دینا۔ ایمان لانے کا مطلب ہے حضرت عیسیٰ المسیح کی طرف مڑنا اور اُن پر مکمل بھروسا کرنا۔ وہی عبادت کے لائق ہیں۔ وہی ہیں جنہوں نے ہمارے گناہوں کے لیے سولی پر اپنی جان دی۔ وہی ہیں جو قبر سے زندہ ہوئے۔ وہی ہیں جو قیامت کے دن پوری دنیا کا حساب لیں گے۔

آیئے اب ہم اِن واقعہ کو انجیل شریف میں (لوقا 19) کو پڑھیں گے۔

پھر عیسیٰ یریحو میں داخل ہوا اور اُس میں سے گزرنے لگا۔

اُس شہر میں ایک امیر آدمی بنام زکائی رہتا تھا جو ٹیکس لینے والوں کا افسر تھا۔

وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ عیسیٰ کون ہے، لیکن پوری کوشش کرنے کے باوجود اُسے دیکھ نہ سکا، کیونکہ عیسیٰ کے اِرد گرد بڑا ہجوم تھا اور زکائی کا قد چھوٹا تھا۔

اِس لیے وہ دوڑ کر آگے نکلا اور اُسے دیکھنے کے لیے انجیر توت کے درخت پر چڑھ گیا جو راستے میں تھا۔

جب عیسیٰ وہاں پہنچا تو اُس نے نظر اٹھا کر کہا، ''زکائی، جلدی سے اُتر آ، کیونکہ آج مجھے تیرے گھر میں ٹھہرنا ہے۔''

زکائی فوراً اُتر آیا اور خوشی سے اُس کی مہمان نوازی کی۔

یہ دیکھ کر باقی تمام لوگ بڑبڑانے لگے، ''اِس کے گھر میں جا کر وہ ایک گنہگار کے مہمان بن گئے ہیں۔''

لیکن زکائی نے خداوند کے سامنے کھڑے ہو کر کہا، ''خداوند، میں اپنے مال کا آدھا حصہ غریبوں کو دے دیتا ہوں۔ اور جس سے میں نے ناجائز طور سے کچھ لیا ہے اُسے چار گنا واپس کرتا ہوں۔''

عیسیٰ نے اُس سے کہا، ''آج اِس گھرانے کو نجات مل گئی ہے، اِس لیے کہ یہ بھی ابراہیم کا بیٹا ہے۔

کیونکہ ابنِ آدم گمشدہ کو ڈھونڈنے اور نجات دینے کے لیے آیا ہے۔''

میرے عزیزو،اِس واقعہ کے تین حصے ہیں:

زکئی گنہگار تھا—وہ لالچی تھااور لوگوں سے زیادہ پیسہ لیتا تھا۔ حضرت عیسیٰ نے اُس سے محبت کی—انہوں نے اُس کا نام لے کر بلایااور اُس کے گھر گئے۔ زکئی نے توبہ کی اور ایمان لایا—اُس نے اپنی دولت کا بڑا حصہ غریبوں کو دینے اور ناانصافی سے لیاہوا چار گنالوٹانے کا وعدہ کیا۔

سوچیئے،ایک لالچی آدمی کیسے اتنا دریادل ہو گیا؟ یہ حضرت عیسیٰ المسیح کی طاقت ہے۔اِسی طرح ہمیں بھی کرنا ہے۔ جب ہم حضرت عیسیٰ کی راہ پر چلنا چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنے پرانے گناہ چھوڑ کر اُن کی طرف مڑنا ہو گا۔

گناہ کئی طرح کے ہوتے ہیں—لالچ، جھوٹ، چوری، شراب، زنا یعنی بدکاری، غصہ، ظلم۔ زکئی لالچ کا شکار تھا۔

آپ کس گناہ میں پھنسے ہیں؟

جیسے زکئی نے اپنی غلط راہ چھوڑ کر حضرت عیسیٰ المسیح کی راہ پکڑی، ویسے ہی آج آپ کو بھی توبہ کرنی چاہیے اور ایمان لانا چاہیے۔

امید ہے کہ آپ توبہ کر کے ایمان لے آئے ہوں گے۔

سبق—۹

دوسرا حکم یعنی پاک غُسل لینا جسے بپتسمہ لینا بھی کہا جاتا ہے

آج ہم دوسرا حکم سیکھیں گے، جو ہمارے خداوند عیسیٰ المسیح نے دیا۔ یہ حکم ہے پاک غُسل لینا یعنی بپتسمہ لینا۔

جب ہم توبہ کر کے اور اپنے گناہوں کو چھوڑ کر ایمان لاتے ہیں، تب ہم بپتسمہ لیتے ہیں۔ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ ہم نے دل سے توبہ کی اور ایمان لائے۔ یہ قدم خداوند عیسیٰ المسیح کے پیچھے چلنے کے لیے بہت اہم ہے۔

آج ہم انجیل شریف سے ایک قصہ دیکھیں گے—اعمال 8:26-38۔ اس میں اللہ نے اپنے ایک بندے، حضرت فلپس کو بھیجا، تاکہ وہ ایک دوسرے شخص کو خداوند عیسیٰ المسیح کا شاگرد بنائے۔

26 ایک دن رب کے فرشتے نے فلپس سے کہا، ''اٹھ کر جنوب کی طرف اُس راہ پر جا جو ریگستان میں سے گزر کر یروشلم سے غزہ کو جاتی ہے۔''

27 فلپس اُٹھ کر روانہ ہوا۔ چلتے چلتے اُس کی ملاقات ایتھوپیا یعنی ملکِ حبشہ کی ملکہ کنداکے کے ایک خواجہ سرا سے ہوئی۔ ملکہ کے پورے خزانے پر مقرر یہ درباری عبادت کرنے کے لیے یروشلم گیا تھا۔

28 اور اب اپنے ملک میں واپس جا رہا تھا۔ اُس وقت وہ رتھ میں سوار یسعیاہ نبی کی کتاب کی تلاوت کر رہا تھا۔

29 روح القدس نے فلپس سے کہا، ''اُس کے پاس جا کر رتھ کے ساتھ ہو لے۔''

30 فلپس دوڑ کر رتھ کے پاس پہنچا تو سنا کہ وہ یسعیاہ نبی کی کتاب کی تلاوت کر رہا ہے۔ اُس نے پوچھا، ''کیا آپ کو اُس سب کی سمجھ آتی ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں؟''

31 درباری نے جواب دیا، ''میں کیوں کر سمجھوں جب تک کوئی میری راہنمائی نہ کرے؟'' اور اُس نے فلپس کو رتھ میں سوار ہونے کی دعوت دی۔

32 کلامِ مقدس کا جو حوالہ وہ پڑھ رہا تھا، یہ تھا:

''اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کے لیے لے گئے۔

جس طرح لیلا بال کترنے والے کے سامنے خاموش رہتا ہے،

اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔

33 اُس کی تذلیل کی گئی اور اُسے انصاف نہ ملا۔

کون اُس کی نسل بیان کر سکتا ہے؟

کیونکہ اُس کی جان دنیا سے چھین لی گئی۔''

34 درباری نے فلپس سے پوچھا، ''مہربانی کر کے مجھے بتا دیجیے کہ نبی یہاں کس کا ذکر کر رہا ہے، اپنا یا کسی اور کا؟''

35 جواب میں فلپس نے کلامِ مقدس کے اسی حوالہ سے شروع کر کے اُسے عیسیٰ کے بارے میں خوشخبری سنائی۔

36 سڑک پر سفر کرتے کرتے وہ ایک جگہ سے گزرے جہاں پانی تھا۔ خواجہ سرا نے کہا، ''دیکھیں، یہاں پانی ہے۔ اب مجھے بپتسمہ لینے سے کون سی چیز روک سکتی

ہے؟''

] 37 فلپس نے کہا، ''اگر آپ پورے دل سے ایمان لائیں تو لے سکتے ہیں۔'' اُس نے جواب دیا، ''میں ایمان رکھتا ہوں کہ عیسیٰ مسیح اللہ کا فرزند ہے۔[''

38 اُس نے رتھ کو روکنے کا حکم دیا۔ دونوں پانی میں اُتر گئے اور فلپس نے اُسے بپتسمہ دیا۔

اس واقعہ سے، خداوند عیسیٰ المسیح کے بارے میں ہم کیا سیکھتے ہیں؟

سب سے پہلے، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے پیغمبروں نے بھی خداوند عیسیٰ المسیح کے آنے کی پیشنگوئی کی تھی۔ اس واقعہ میں، خواجہ سرا حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے ترپنویں باب سے پڑھ رہا تھا، جس نے ہمارے گناہوں کے لیے خداوند عیسیٰ المسیح کی قربانی والی موت کے بارے میں بتایا۔ یہ خداوند عیسیٰ المسیح کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ بہت سے پیغمبروں نے اُن کے آنے کے بارے میں بات کی۔ دراصل، اُن کے بارے میں کتابِ مقدس میں 300 سے زیادہ پیشنگوئیاں ہیں۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خداوند عیسیٰ المسیح تلاش کرنے والوں کو اپنے پاس لا سکتے ہیں۔ اس خواجہ سرا کے پاس کوئی سکھانے والا نہیں تھا اور وہ ریگستان میں اکیلا تھا۔ مگر خدا نے اُسے دیکھا۔ اس لیے خدا نے اپنے رسول کو اُس کے پاس بھیجا۔ یہاں ہم خدا کی عظمت دیکھتے ہیں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور سچے دل سے تلاش کرنے والوں کو اپنے پاس لا سکتا ہے۔

پاک غُسل یعنی بپتسمہ کے بارے میں ہم کیا سیکھتے ہیں؟

کیا آپ نے توبہ کی ہے اور حضرت عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے ہیں؟ اگر آپ ایمان لائے ہیں، تو آپ کو بھی پاک غُسل میں، جسے بپتسمہ کہتے ہیں، اُن کی پیروی کرنی چاہیے۔ جیسا کہ حبشی خواجہ سرا کے ساتھ ہوا، بپتسمہ ایک خاص طرح کا غُسل ہے جب حضرت عیسیٰ المسیح پر ایمان رکھنے والا دوسرا شخص ہمیں پانی میں پوری طرح ڈبو دیتا ہے۔

کیونکہ خداوند عیسیٰ المسیح اتنے طاقتور ہیں، ہمیں اپنی زندگی میں صرف ایک بار بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے۔ بپتسمہ سے ہم اُن کی طاقت اور فضل سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اپنے بپتسمہ میں ہم خدا کے لوگوں کا حصہ بن جاتے ہیں۔

انجیل شریف میں رومیوں کے باب 6 بپتسمہ کے معنی کے بارے میں اور سکھاتا ہے:

3 یا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم سب جنہیں بپتسمہ دیا گیا ہے، اس سے مسیح عیسیٰ کی موت میں شامل ہو گئے ہیں؟
4 کیونکہ بپتسمہ سے ہمیں دفنایا گیا اور اُس کی موت میں شامل کیا گیا تاکہ ہم مسیح کی طرح نئی زندگی گزاریں، جسے باپ کی جلالی قدرت نے مردوں میں سے زندہ کیا۔
5 چونکہ اس طرح ہم اُس کی موت میں اُس کے ساتھ پیوست ہو گئے ہیں، اس لیے ہم اُس کے جی اُٹھنے میں بھی اُس کے ساتھ پیوست ہوں گے۔

یہ انجیل شریف کا حصہ بپتسمہ کے روحانی معنی سکھاتا ہے۔ جب ہم بپتسمہ میں پانی کے نیچے جاتے ہیں، تو ہم اپنی پرانی زندگیوں سے خداوند عیسیٰ المسیح کے ساتھ مر جاتے ہیں۔ بالکل جیسے وہ مارے گئے اور قبر میں دفن کیے گئے، ہم بھی اپنے آپ کو اپنی پرانی زندگیوں سے مرا ہوا سمجھتے ہیں۔

پھر جب ہم پانی سے باہر آتے ہیں، تو ہمیں خداوند عیسیٰ المسیح کے ساتھ ایک نئی زندگی دی جاتی ہے۔ بالکل جیسے وہ مردوں میں سے جی اُٹھے، ہم بپتسمہ کے پانی سے ایک نئی زندگی میں باہر آتے ہیں۔ اگر آپ خداوند عیسیٰ المسیح کے ساتھ ایک نئی زندگی چاہتے ہیں، تو آپ کو بپتسمہ میں اُن کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔

سبق۔۔۱۰

تیسرا حکم یعنی دُعا کرنا

خداوند عیسیٰ المسیح کا تیسرا حکم ہے کہ ہم دُعا کریں۔ پہلے دو حکم تھے–توبہ کرنا، ایمان لانا، اور پاک غُسل یعنی بپتسمہ لینا۔ اب اس سبق میں، ہم سیکھیں گے کہ کس طرح خداوند عیسیٰ المسیح کے ساتھ چلتے ہوئے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ آگے بڑھنے کے لیے ہمیں دُعا کرنی ہو گی اور انجیل شریف پڑھنی ہو گی۔ اگلا حکم انجیل شریف سیکھنے کے بارے میں ہو گا۔

خداوند عیسیٰ المسیح بہت عظیم ہیں، اس لیے ہمیں دھیان سے اُن کے حکموں پر عمل کرنا چاہیے۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا:

"اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے احکام کے مطابق زندگی گزارو گے۔" (یوحنا 14:15)

یاد کیجیے، وہی خداوند عیسیٰ المسیح جنہوں نے بیماروں کو ٹھیک کیا، مرِدوں کو زندہ کیا۔ اُنہوں نے ہمارے گناہوں کے لیے صلیب پر اپنی جان دی، وہ دفنائے گئے، اور وہ تیسرے دن زندہ ہوئے۔ واقعی، اُن کے احکام عمل کرنے لائق ہیں۔

آج کا سبق دُعا کے بارے میں ہے، جو کہ متی اُس کے باب 6 آیت 5 سے 15 میں درج ہے، جہاں خداوند عیسیٰ المسیح نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنی سکھائی۔ اُنہوں نے فرمایا:

دُعا کرتے وقت ریاکاروں کی طرح نہ کرنا جو عبادت خانوں اور چوکوں میں جا کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں، جہاں سب اُنہیں دیکھ سکیں۔ میں تم کو سچ بتاتا ہوں، جتنا اجر اُنہیں ملنا تھا اُنہیں مل چکا ہے۔

اس کے بجائے جب تُو دُعا کرتا ہے تو اندر کے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر اور پھر اپنے باپ سے دُعا کر جو پوشیدگی میں ہے۔ پھر تیرا باپ جو پوشیدہ باتیں دیکھتا ہے تجھے اس کا معاوضہ دے گا۔

دُعا کرتے وقت غیر یہودیوں کی طرح طویل اور بے معنی باتیں نہ دہراتے رہو۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بہت سی باتوں کے سبب سے ہماری سُنی جائے گی۔ اُن کی مانند نہ بنو، کیونکہ تمہارا باپ پہلے سے تمہاری ضروریات سے واقف ہے۔

بلکہ یوں دُعا کیا کرو:

اے ہمارے آسمانی باپ،

تیرا نام مقدس مانا جائے۔

تیری بادشاہی آئے۔

تیری مرضی جس طرح آسمان میں پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہو۔

ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔

ہمارے گناہوں کو معاف کر

جس طرح ہم نے اُنہیں معاف کیا

جنہوں نے ہمارا گناہ کیا ہے۔

اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے

بلکہ ہمیں ابلیس سے بچائے رکھ۔

]کیونکہ بادشاہی، قدرت اور جلال ابد تک تیرے ہی ہیں۔[

کیونکہ جب تم لوگوں کے گناہ معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔
لیکن اگر تم اُنہیں معاف نہ کرو تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ معاف نہیں کرے گا۔ آمین!

ہم یہاں سے خدا کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

سب سے پہلے، خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمیں سکھایا کہ خدا سے اس طرح دُعا کریں جیسے آپ اپنے باپ سے۔ یہ بہت بڑی بات ہے کہ ہم خدا کو اپنا باپ کہہ سکتے ہیں! وہ سب سے اچھا باپ ہے، کیونکہ وہ رحمت والا اور طاقتور ہے۔ وہ ہمارا آسمانی باپ ہے جو ہمیں ہمارے دنیوی باپ سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔

کبھی کبھی ''باپ'' کا مطلب غلط سمجھا جاتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسیحی مانتے ہیں خدا نے بیوی لی اور بچے پیدا کیے۔ استغفر اللہ! یہ کفر ہے! کوئی بھی خداوند عیسیٰ المسیح کا ماننے والا یہ بات نہیں مانتا۔ اور نہ ہی ہم یہ مانتے ہیں کہ خدا نے کبھی جسمانی بیٹے پیدا کیے۔ خداوند عیسیٰ المسیح کی پیدائش الگ اور معجزاتی تھی۔ وہ خدا کے روحانی بیٹے تھے، جسمانی نہیں۔

جب ہم خدا کو باپ کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے بندوں سے باپ جیسی محبت کرتا ہے۔ لیکن وہ محبت دنیوی باپ سے بھی زیادہ اچھی ہے، کیونکہ دنیوی باپ گناہگار ہوتے ہیں۔ ہمارا آسمانی باپ ہمارے گناہ معاف کرتا ہے اور ہماری ضرورتیں پوری کرتا ہے۔

اس تعلیم سے ہم خدا کے بارے میں اور کیا سیکھتے ہیں؟

خدا ریاکاری یعنی دکھاوا یعنی ڈھونگ سے نفرت کرتا ہے۔ ریاکار لوگوں کو دکھاتے ہیں کہ وہ اچھے ہیں، لیکن اُن کے دل خدا سے دور ہوتے ہیں۔ خدا کو ایسا مذہب پسند نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ دل سے اُس سے محبت کریں۔ اس لیے ہمیں اندر سے بدلنا ہے تاکہ خدا کے قریب ہو سکیں۔

اب ہم دو لوگوں کی غلط طریقے سے کی گئی دُعا کو دیکھتے ہیں۔

پہلا دُعا کا طریقہ جو غلط ہے وہ ہے، کہ ایسے ریاکار لوگ جو خدا کے بجائے لوگوں کو دکھانے کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ جیسے خداوند عیسیٰ المسیح نے فرمایا:

''ریاکار لوگ عبادت خانوں اور چوکوں میں کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنہیں دیکھیں۔''

اگر کوئی آدمی صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے دُعا کرتا ہے، تو اُس کی دُعا خدا کو پسند نہیں۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اکیلے میں دُعا کریں۔ تب ہمیں دُعا کا اصلی انعام ملے گا— جو کہ ہے خدا کے ساتھ مضبوط رشتہ۔

دوسرا دُعا کا طریقہ جو غلط ہے وہ ہے، کہ لوگ طویل اور بے معنی باتیں دہراتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ بس زیادہ بولنے سے اُن کی دُعا سُنی جائے گی۔ خداوند عیسیٰ المسیح اُن لوگوں کی بات کر رہے تھے جو خاص طرح کی دُعائیں پڑھتے تھے، اور اُنہیں لگتا تھا کہ ان الفاظ میں کوئی طاقت ہے۔ بہت سے لوگ ایسی دُعائیں یاد کرتے ہیں جو کسی اور زبان میں ہوتی ہیں، اور اُنہیں سمجھ بھی نہیں آتیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ یہی خدا چاہتا ہے۔

لیکن اگر ہمارا خدا ہمارا آسمانی باپ ہے، تو کیوں چاہے گا کہ اُس کے بچے اُس سے اجنبی زبان میں طویل اور بے معنی باتیں دہراتے رہیں، جسے وہ خود نہیں سمجھتے؟ یہ صحیح طریقہ نہیں ہے۔ صحیح دُعا یہ ہے کہ ہم اپنا دل خدا کے سامنے کھول دیں اور اُس سے ایسے بات کریں جیسے اپنے باپ سے کرتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کی اصلی آواز سننا چاہتا ہے!

تو خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم کس طرح سے دُعا کریں؟

بہت آسان ہے۔ ہمیں ایسے دُعا کرنی چاہیے جیسے بچے اپنے باپ سے بات کرتے ہیں۔ اپنی ضرورتیں خدا کو بتائیں، اپنے دل کی باتیں کریں۔ وہ سنتا ہے، وہ آپ کی پرواہ کرتا ہے۔

کچھ لوگ پوچھتے ہیں: ''کتنی بار دُعا کرنی چاہیے؟''

خداوند عیسیٰ المسیح نے کوئی خاص گنتی کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا۔ بلکہ اُنہوں نے خدا کے ساتھ رشتوں پر زور دیا۔ اُنہوں نے فرمایا، دُعا کا مقصد خدا کے قریب ہونا ہے۔ بچہ اپنے پیارے باپ سے کتنی بار بات کرنا چاہتا ہے؟ جتنی بار بھی ہم بات کرنا چاہیں! تو ایسے ہی ہمیں دُعا کرنی چاہیے۔

شروعات صبح اُٹھ کر کریں، اور رات کو سونے سے پہلے دُعا کریں۔ پھر دھیرے دھیرے دن میں بھی اور دُعا کرتے رہیں۔ خداوند عیسیٰ المسیح نے یہ بھی سکھایا کہ دُعا کے لیے کوئی خاص جگہ نہیں، کوئی خاص وقت نہیں۔ اُنہوں نے کوئی رسمیں نہیں دیں۔ لیکن یہ نمونہ دُعا ہمارے لیے مددگار ہے۔ اگر آپ کو دُعا کرنی نہیں آتی تو اس دُعا سے شروع کریں، پھر اپنے الفاظ میں، اپنی زبان میں خدا سے بات کریں۔

چلیے، اب یہ دُعا پھر سے کریں، اور اس کے بعد، اپنے اپنے الفاظ میں اپنے آسمانی باپ سے اور دُعا کریں۔

اے ہمارے باپ، جو آسمان پر ہے،
تیرا نام پاک سمجھا جائے۔
تیری بادشاہی آئے۔
تیری مرضی زمین پر ویسے ہی پوری ہو جیسے آسمان پر ہوتی ہے۔
آج ہمیں ہماری روز کی روٹی دے۔
اور ہمارے گناہ معاف کر، جیسے ہم نے بھی اپنے گنہگاروں کو معاف کیا۔
اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال، بلکہ ہمیں برائی سے بچا۔
ہمارے گناہوں کو معاف کر، جس طرح ہم نے اپنے گنہگاروں کو معاف کیا۔
اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے، بلکہ ہمیں ابلیس سے بچائے رکھ۔
آمین۔

امید ہے کہ آج آپ نے دُعا کا طریقہ سیکھا ہوگا۔ خدا سے ایک مضبوط رشتہ بنانے کے لیے ہمیں خداوند عیسیٰ المسیح کے حکم پر عمل کرتے ہوئے خدا سے دُعا کرنی چاہیے۔

سبق–۱۱

چوتھا حکم، انجیل شریف سیکھنا یعنی کتابِ مقدس سیکھنا

پچھلے سبق میں، ہم نے خداوند عیسیٰ المسیح سے دعا اور طریقے کے بارے میں سیکھا۔ اس سبق میں ہم اور سیکھیں گے کہ ہماری روحانی زندگی کیسے مضبوط ہوگی—اور سبق ہوگا انجیل شریف سے سیکھنا۔ دعا کرنا اور خدا کے کلام کو پڑھنا—یہ دونوں ہماری روحانی زندگی کی مضبوطی کے لیے بہت ضروری ہیں۔

اس سبق میں، خداوند عیسیٰ المسیح فرماتے ہیں کہ خدا کا کلام انسان کے لیے کھانے سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

سوچیں، اگر کوئی شخص ایک دن کھانا نہ کھائے تو اسے بھوک لگے گی۔ اگر کئی دن نہ کھائے تو کمزور ہو جائے گا۔ اور اگر ایسے ہی چلتا رہے تو آخرکار مر جائے گا۔ اسی طرح، اگر ہم خدا کا کلام نہیں سیکھتے ہیں تو ہماری روحانی زندگی بھی مر جائے گی۔

آج ہم متی 4:1-11 سے وہ واقعہ پڑھیں گے جب شیطان نے خداوند عیسیٰ المسیح کو آزمایا۔ یہاں ہم دیکھیں گے کہ خداوند عیسیٰ المسیح خدا کے کلام سے شیطان پر جیت کیسے حاصل کر پائے—اگر عیسیٰ المسیح کے لیے خدا کے کلام کو جاننا ضروری تھا، تو ہمارے لیے بھی اور بھی ضروری ہے۔

1 پھر روح القدس عیسیٰ کو ریگستان میں لے گیا تاکہ اسے ابلیس سے آزمایا جائے۔

2 چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھنے کے بعد اسے آخرکار بھوک لگی۔

3 پھر آزمانے والا اس کے پاس آ کر کہنے لگا، ”اگر تو اللہ کا فرزند ہے تو ان پتھروں کو حکم دے کہ روٹی بن جائیں۔“

4 لیکن عیسیٰ نے انکار کر کے کہا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف روٹی پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ ہر اُس بات پر جو رب کے منہ سے نکلتی ہے۔“

5 اس پر ابلیس نے اسے مقدس شہر یروشلم لے جا کر بیت المقدس کی سب سے اونچی جگہ پر کھڑا کیا اور کہا،

6 ”اگر تو اللہ کا فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ لگا دے۔ کیونکہ کلامِ مقدس میں لکھا ہے، ’وہ تیری خاطر اپنے فرشتوں کو حکم دے گا، اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے۔‘“

7 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”کلامِ مقدس یہ بھی فرماتا ہے، ’رب اپنے خدا کو نہ آزمانا۔‘“

8 پھر ابلیس نے اسے ایک نہایت اونچے پہاڑ پر لے جا کر اسے دنیا کے تمام ممالک اور ان کی شان و شوکت دکھائی۔

9 وہ بولا، ”یہ سب کچھ میں تجھے دے دوں گا، شرط یہ ہے کہ تو گر کر مجھے سجدہ کرے۔“

10 لیکن عیسیٰ نے تیسری بار انکار کیا اور کہا، ”ابلیس، دفع ہو جا! کیونکہ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، ’رب اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔‘“

11 اس پر ابلیس اسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آ کر اُس کی خدمت کرنے لگے۔

اس واقعہ سے، ہم خداوند عیسیٰ المسیح کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

سب سے پہلے، ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کا روزہ بہت طاقتور تھا۔ انہوں نے چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھا۔ انہوں نے صرف دن میں ہی نہیں بلکہ رات میں بھی روزہ رکھا۔

ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خداوند عیسیٰ المسیح کو خدا کے کلام کا علم تھا۔ تین بار انہوں نے تورات شریف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب سے حوالہ دیا۔ جب شیطان نے اُن سے کہا کہ پتھروں سے روٹی بنالو، مسیح نے فرمایا، ''لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف روٹی پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ ہر اُس بات پر جو رب کے منہ سے نکلتی ہے۔'' جب شیطان نے اُن سے کہا کہ اپنے آپ کو یروشلم کی بیت المقدس کی چوٹی سے گرادو، مسیح نے فرمایا، ''کلامِ مقدس یہ بھی فرماتا ہے، 'رب اپنے خدا کو نہ آزمانا۔''' آخر میں جب شیطان نے خداوند عیسیٰ المسیح سے کہا کہ مجھے سجدہ کرو، تو مسیح نے فرمایا، ''ابلیس، دفع ہو جا! کیونکہ کلامِ مقدس میں یوں لکھا ہے، 'رب اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔''' یہ تینوں حوالے تورات شریف سے ہیں، یعنی خداوند عیسیٰ المسیح نے اُس کتاب کو گہرائی سے پڑھا تھا اور جب ضرورت ہوئی تو اُس کی تعلیمات کو بیان کیا۔

اس کہانی میں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ حالانکہ خداوند عیسیٰ المسیح کو آزمایا گیا، مگر انہوں نے گناہ نہیں کیا۔ حالانکہ خدا کا کلام کہتا ہے، ''سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہو گئے'' (رومیوں 3:23)، لیکن یہ بات خداوند عیسیٰ المسیح پر سچی نہیں ہوتی۔ وجہ یہ ہے کہ اُن کی خاص اور روحانی پیدائش انہیں پوری طرح پاک صاف دنیا میں لائی۔ خود شیطان بھی خداوند عیسیٰ المسیح کو گناہ کرنے پر مجبور نہ کر سکا!

آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان نے دو بار خداوند عیسیٰ المسیح کو ''اللہ کا فرزند'' کہا۔ اُس نے کہا، ''اگر تو اللہ کا فرزند ہے تو ان پتھروں کو حکم دے کہ روٹی بن جائیں'' پھر کہا، ''اگر تو اللہ کا فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ لگا دے۔'' یہ ایک خاص لقب ہے خداوند عیسیٰ المسیح کا کہ وہ خدا کا بیٹا ہیں۔ ہم سب خدا کی اولاد ہیں، مگر خداوند عیسیٰ المسیح اُس طرح سے خدا کا بیٹا ہیں جو اور کسی پر سچی نہیں ہوتی۔ جب ہم کہتے ہیں کہ خداوند عیسیٰ المسیح خدا کا بیٹا ہیں تو ہمیں یہ غلط فہمی نہیں کرنی چاہیے کہ وہ جسمانی بیٹے ہیں۔ خدا نے کبھی بیوی نہیں لی اور نہ اولاد پیدا کی جیسے انسان کرتے ہیں! بلکہ خداوند عیسیٰ المسیح روحانی بیٹے ہیں خدا کے۔

ہم شیطان کے بارے میں اس کہانی سے کیا سیکھتے ہیں؟

سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان آزمانے والا ہے۔ اُس نے تین بار کوشش کی کہ خداوند عیسیٰ المسیح کو گناہ پر لے آئے، مگر ناکام ہوا۔ ہم جانتے ہیں کہ شیطان طاقتور اور بہت عقل مند ہے۔ اُس نے خداوند عیسیٰ المسیح کو بیت المقدس کی چوٹی پر اور ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر کھڑا کر دیا۔ لیکن اپنی طاقت کے باوجود شیطان کو خداوند عیسیٰ المسیح کے سامنے بھاگنا پڑا۔ جان لو کہ اگر تم خداوند عیسیٰ المسیح کے قریب رہو گے تو شیطان اور اُس کی بری روحیں تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

جان لیجیے، کہ اس دنیا میں، ہر انسان پر آزمائش آتی ہے۔ کچھ لوگ آزمائے جاتے ہیں تب، اور کچھ لوگ خدا کے راستے پر قائم رہتے ہیں۔ اگر ہم خداوند عیسیٰ المسیح کے پیروکار بننا چاہتے ہیں تو ہمیں گناہ کو ٹھکرانا ہو گا جب آزمائش آئے۔ مگر یہ بھی جان لو کہ جب ہم ناکام ہوں، تب بھی خداوند عیسیٰ المسیح ہم سے محبت کرتے ہیں۔

خداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی کرنے کے لیے آپ کو اُن کی تعلیمات پڑھنی ہوں گی، تاکہ آپ آزمائش اور شیطان کے مقابلے میں کھڑے رہ سکو۔ حضرت عیسیٰ المسیح کی تعلیمات انجیل شریف میں موجود ہیں۔ انجیل شریف 27 کتابوں پر مشتمل ہے اور کل 260 باب ہیں۔ اگر آپ روز تین باب پڑھیں، تو صرف تین مہینوں میں پوری انجیل شریف ختم کر سکتے ہو۔ تین باب پڑھنے میں صرف پندرہ منٹ لگتے ہیں۔ یہ عمل آپ کی روحانی زندگی کو بہت مضبوط کر دے گا۔ سب سے اچھا آغاز انجیل شریف کی پہلی کتاب سے کرنا ہے، جسے ''انجیل متی'' کہتے ہیں۔

اگر آپ پڑھ نہیں سکتے تو خدا کا کلام سنیں۔ اپنے موبائل میں انجیل شریف کی آڈیو ریکارڈنگ ڈالیں اور روز سنیں۔ بار بار سنیں اور آپ کی روحانی زندگی بہت ترقی کرے گی۔ جیسے جیسے آپ انجیل شریف کی تعلیمات اور دعا میں بڑھتے جائیں گے، ویسے ویسے آپ خدا کے اور قریب ہوتے جائیں گے۔

سبق — ۱۲

پانچواں حکم، جاؤاور تمام قوموں کو شاگرد بناؤ۔

خداوند عیسیٰ المسیح پر ایمان رکھنے والے ہر ایک شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کو خوشخبری سنائیں تاکہ وہ بھی شاگرد بن سکیں۔ جب خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کے لیے صلیب پر اپنی جان قربان کی، اور پھر انہیں دفن کیا گیا اور تیسرے دن وہ زندہ ہوئے، تو انہوں نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا:

''اس لیے جاؤ، تمام قوموں کو شاگرد بنا کر انہیں باپ، فرزند اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔'' (متی 28:19)

اس حکم کا مطلب ہے کہ خداوند عیسیٰ المسیح دنیا کے ہر ملک، ہر برادری اور ہر قوم کے لوگوں سے محبت کرتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ ہر انسان ان کا شاگرد بنے۔ اب جب آپ خداوند عیسیٰ المسیح پر ایمان لا چکے ہیں، تو وہ آپ کو بھی استعمال کرنا چاہتے ہیں، تاکہ آپ بھی دوسروں کو ان کا شاگرد بنا سکیں۔

سبق شروع کرنے سے پہلے میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ کو کیا لگتا ہے کہ خدا کن لوگوں کو استعمال کرنا چاہتا ہے، تاکہ وہ دوسروں کی مدد کریں کہ کیسے وہ حضرت عیسیٰ المسیح کا راستہ اپنائیں؟

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ خدا صرف بہت پڑھے لکھے، یا بہت نیک لوگوں کو ہی استعمال کرے گا، تو آج کا سبق آپ کو حیران کر دے گا۔ کیونکہ خدا عام اور سادہ لوگوں کو بھی بڑے کاموں کے لیے استعمال کرتا ہے۔

آج کا سبق لمبا ہے، اس لیے ہم اسے حصوں میں سمجھیں گے۔

سبق شروع کرنے سے پہلے، ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں جاننا چاہیے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک نام تھا۔ اس لیے بنی اسرائیل وہی قوم تھی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے آئی۔ یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور تورات شریف کو مانتے تھے۔ خداوند عیسیٰ المسیح کے زمانے میں بنی اسرائیل والوں کو اکثر ''یہودی'' کہا جاتا تھا۔ ''یہودی'' نام حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہوداہ سے آیا ہے۔

آج کا سبق ہم یوحنا کی انجیل 4 باب آیات 5 تا 30 اور پھر 39 تا 42 تک سے پڑھیں گے۔ اس وقت خداوند عیسیٰ المسیح سامریہ کے علاقے میں تھے۔

عیسیٰ سامریہ سے گزر رہے تھے۔ چلتے چلتے وہ ایک شہر کے پاس پہنچے جس کا نام سوخار تھا۔ یہ اس زمین کے قریب تھا جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دی تھی۔ وہاں یعقوب کا کنواں تھا۔ عیسیٰ سفر سے تھک گئے تھے، اس لیے وہ کنویں پر بیٹھ گئے۔ دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔

ایک سامری عورت پانی بھرنے آئی۔ عیسیٰ نے اس سے کہا، ''مجھے ذرا پانی پلا۔'' اس کے شاگرد کھانا خریدنے کے لیے شہر گئے ہوئے تھے۔

سامری عورت نے تعجب کیا، کیونکہ یہودی سامریوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس نے کہا، ''آپ تو یہودی ہیں، اور میں سامری عورت ہوں۔ آپ کس طرح مجھ سے پانی پلانے کی درخواست کر سکتے ہیں؟''

ہمارے خداوند عیسیٰ المسیح اپنی خدمت کے دور میں ہر وقت سفر کرتے رہتے تھے اور خدا کا کلام لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ اس زمانے میں دو قومیں آپس میں ناراض اور ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہتی تھیں——بنی اسرائیل اور سامریوں کی قوم۔

ان دونوں قوموں کی زبان، پہناوا، کھانا پینا، اور مذہب الگ الگ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ زیادہ تر یہودی اور سامری لوگ آپس میں بات بھی نہیں کرتے تھے۔ لیکن خداوند عیسیٰ المسیح سب انسانوں سے محبت کرتے تھے۔ اسی لیے، بنی اسرائیل سے ہونے کے باوجود بھی، وہ سامریوں کے پاس بھی خوشی خوشی گئے۔

آپ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہونی چاہیے کہ خداوند عیسیٰ المسیح کی خدمت صرف ایک قوم یا ایک ملک کے لیے نہیں تھی۔ ان کی خدمت پوری دنیا کے لوگوں کے لیے تھی——ہر زبان، ہر قوم اور ہر علاقے کے لیے۔

عیسیٰ نے جواب دیا، ''اگر تو اس بخشش سے واقف ہوتی جو اللہ تجھ کو دینا چاہتا ہے اور تو اسے جانتی جو تجھ سے پانی مانگ رہا ہے تو تو اس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔''

خاتون نے کہا، ''خداوند، آپ کے پاس تو بالٹی نہیں ہے اور یہ کنواں گہرا ہے۔ آپ کو زندگی کا یہ پانی کہاں سے ملا؟ کیا آپ ہمارے باپ یعقوب سے بڑے ہیں جس نے ہمیں یہ کنواں دیا اور جو خود بھی اپنے بیٹوں اور ریوڑوں سمیت اس کے پانی سے لطف اندوز ہوا؟''

عیسیٰ نے جواب دیا، ''جو بھی اس پانی میں سے پیئے اسے دوبارہ پیاس لگے گی۔ لیکن جسے میں پانی پلا دوں اسے بعد میں کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ بلکہ جو پانی میں اسے دوں گا وہ اس میں ایک چشمہ بن جائے گا جس سے پانی پھوٹ کر ابدی زندگی مہیا کرے گا۔''

خداوند عیسیٰ المسیح نے گفتگو کو فوراً روحانی باتوں کی طرف موڑ دیا۔ انہوں نے اس عورت سے کہا کہ وہ اسے ''زندگی کا پانی'' دے سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو بھی اس زندگی کے پانی کو پیئے گا، اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی، بلکہ اس کے اندر ایک ایسا سوتا یعنی چشمہ پھوٹ پڑے گا جو اسے ہمیشہ کی زندگی یعنی ابدی زندگی دیتا رہے گا۔

بے شک، خداوند عیسیٰ المسیح نے یہاں ایک مثال کا استعمال کیا تھا تا کہ نجات کی حقیقت کو سمجھا یا جائے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ جو بھی ان کے پاس آئے گا، وہ اسے روح القدس اور ابدی زندگی عطا کریں گے۔

لیکن وہ عورت عیسیٰ المسیح کی ان روحانی باتوں کو نہ سمجھ سکی۔ اسے یہ باتیں صرف ظاہری طور پر پانی کی باتیں لگیں، جبکہ اصل میں عیسیٰ المسیح اس کے دل کی پیاس اور روح کی ضرورت کی بات کر رہے تھے۔

عورت نے ان سے کہا، ''خداوند، مجھے یہ پانی پلا دیں۔ پھر مجھے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور مجھے بار بار یہاں آ کر پانی بھرنا نہیں پڑے گا۔''

عیسیٰ نے کہا، ''جا، اپنے خاوند کو بلا لا۔''

عورت نے جواب دیا، ''میرا کوئی خاوند نہیں ہے۔'' عیسیٰ نے کہا، ''تو نے صحیح کہا کہ میرا کوئی خاوند نہیں ہے، کیونکہ تیری شادی پانچ مردوں سے ہو چکی ہے اور جس آدمی کے ساتھ تو اب رہ رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں ہے۔ تیری بات بالکل درست ہے۔''

عورت نے کہا، ''خداوند، میں دیکھتی ہوں کہ آپ نبی ہیں۔ ہمارے باپ دادا تو اسی پہاڑ پر عبادت کرتے تھے جبکہ آپ یہودی لوگ اصرار کرتے ہیں کہ یروشلم وہ مرکز ہے جہاں ہمیں عبادت کرنی ہے۔''

اس عورت نے خداوند عیسیٰ المسیح سے کہا کہ وہ اسے یہ ''زندگی کا پانی'' عطا کردیں۔ مگر وہ ابھی بھی ان باتوں کا روحانی مطلب نہیں سمجھ پا رہی تھی۔ زندگی کا پانی حاصل کرنے سے پہلے، اس کے گناہ کو ظاہر کرنا اور اس کا حل کرنا ضروری تھا۔

اس لیے خداوند عیسیٰ المسیح نے اس سے کہا کہ اپنے شوہر کو بلا لاؤ۔ اس طرح انہوں نے اس کے زنا کے گناہ کو سامنے لا دیا۔ پھر انہوں نے اسے بتا دیا کہ انہیں پہلے سے معلوم تھا کہ اس کا ماضی گناہ سے بھرا ہے، اور اس کا کوئی شوہر نہیں ہے۔ اس عورت کے لیے یہ بات بہت حیران کر دینے والی رہی ہو گی کہ خداوند عیسیٰ المسیح اس کے گناہ جانتے ہوئے بھی اس سے بات کر رہے تھے۔ پھر بھی انہوں نے اس کی توہین نہیں کی، بلکہ پیار اور رحمت سے اس سے بات کی۔ یہ باتیں سن کر اس عورت کو سمجھ آ گیا کہ خداوند عیسیٰ المسیح ایک نبی ہیں۔

فوراً اس نے پوچھا کہ انسان خدا کے قریب کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کیا اسے سامریوں کے طریقے سے عبادت کرنی چاہیے یا بنی اسرائیل کے طریقے سے۔

اس کے جواب میں خداوند عیسیٰ المسیح نے اسے یہ حقیقت بتائی:

''وہ وقت آ رہا ہے بلکہ پہنچ چکا ہے جب حقیقی پرستار روح اور سچائی سے باپ کی پرستش کریں گے، کیونکہ باپ ایسے ہی پرستار چاہتا ہے۔ اللہ روح ہے، اس لیے لازم ہے کہ اس کے پرستار روح اور سچائی سے اس کی پرستش کریں۔''

عورت نے ان سے کہا، ''مجھے معلوم ہے کہ مسیح یعنی مسح کیا ہوا شخص آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب کچھ بتا دے گا۔''

اس پر عیسیٰ نے اسے بتایا، ''میں ہی مسیح ہوں جو تیرے ساتھ بات کر رہا ہوں۔''

یہ گنہگار عورت خدا کی عبادت کے طریقوں کے بارے میں بہت سے سوال رکھتی تھی۔ وہ مسیح کے آنے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ آ کر ان باتوں کو صاف صاف سمجھائے۔ اسی لیے خداوند عیسیٰ المسیح نے اسے اپنا راز بتا دیا کہ وہی مسیح ہیں — وہی جس کا لوگ صدیوں سے انتظار کر رہے تھے۔

یہ بات کہ خداوند عیسیٰ المسیح نے اپنی اصلی پہچان ایک گنہگار عورت پر ظاہر کی، اس بات کا ثبوت ہے کہ انہیں معلوم تھا کہ یہ عورت ان کے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہے۔ اس ملاقات کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے اسی عورت کو استعمال کیا تاکہ وہ دوسروں تک خداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام پہنچائے۔ اس نے پورے شہر میں جا کر بتایا: ''مجھے ایک ایسا شخص ملا ہے جس نے میرے دل کی ساری باتیں بتا دیں — کیا وہ مسیح نہیں ہو سکتا؟''

خداوند عیسیٰ المسیح ہمیشہ ان لوگوں پر بہت رحمت اور مہربانی کرتے تھے جو گناہ چھوڑ کر توبہ کرنے اور ان کے پیچھے چلنے کے لیے تیار ہوتے تھے۔

اسی لمحے شاگرد پہنچ گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ عیسیٰ ایک عورت سے بات کر رہے ہیں تو تعجب کیا، لیکن کسی نے پوچھنے کی جرأت نہ کی کہ ''آپ کیا چاہتے ہیں؟'' یا ''آپ اس عورت سے کیوں باتیں کر رہے ہیں؟''

عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور وہاں لوگوں سے کہنے لگی، ''آؤ، ایک آدمی کو دیکھو جس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے جو میں نے کیا ہے۔ وہ مسیح تو نہیں ہے؟'' چنانچہ وہ شہر سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔

تو یہ گنہگار عورت، خداوند عیسیٰ المسیح سے مل کر، وہاں سے نکلی اور اپنے پورے گاؤں کے لوگوں کو جا کر بتانے لگی۔ وہ کہتی تھی، ''آؤ، ایک ایسے شخص کو دیکھو جس نے میری زندگی کی ہر بات مجھے بتا دی۔ کیا یہ مسیح ہو سکتا ہے؟'' اس کی گواہی سن کر اور اس کے جذبے کو دیکھ کر، گاؤں کے لوگ خداوند عیسیٰ المسیح کی طرف آنے لگے۔

وہ خود دیکھنااور سمجھنا چاہتے تھے کہ خداوند عیسیٰ المسیح اصل میں کون ہیں۔اسی طرح، خدا ہم سے بھی یہی چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کی کہانی، اور یہ کہ خدا نے ہمیں کیسے بدلا، دوسروں کو بتائیں تاکہ لوگ بھی دلچسپی لے کر خداوند عیسیٰ المسیح کے بارے میں زیادہ جاننا چاہیں۔

اس شہر کے بہت سے سامری عیسیٰ پر ایمان لائے۔ وجہ یہ تھی کہ اس عورت نے اس کے بارے میں یہ گواہی دی تھی، ''اس نے مجھے سب کچھ بتادیا جو میں نے کیا ہے۔'' جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے منت کی، ''ہمارے پاس ٹھہریں۔'' چنانچہ وہ دو دن وہاں رہے۔ اور ان کی باتیں سن کر مزید بہت سے لوگ ایمان لائے۔ انہوں نے عورت سے کہا، ''اب ہم تیری باتوں کی بنا پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ اس لیے کہ ہم نے خود سن اور جان لیا ہے کہ واقعی دنیا کا نجات دہندہ یہی ہے۔''

اس گنہگار عورت کی گواہی کی وجہ سے بہت سے لوگ خداوند عیسیٰ المسیح کے پاس آئے، انہوں نے ان کی باتیں سنیں اور ایمان لائے۔ انہوں نے گواہی دی کہ وہ واقعی دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ خدا نے اس عورت کو استعمال کیا تاکہ بہت سے لوگ خداوند عیسیٰ المسیح کے پاس آئیں۔

اس لیے، یہ گنہگار عورت ایک بہت اچھی مثال ہے ایسے شخص کی جسے خدا نے دوسروں کو شاگرد بنانے کے لیے استعمال کیا۔ اب اس کی زندگی کے بارے میں سوچو۔ کیا وہ پڑھی لکھی تھی؟ شاید ہی۔ کیا اسے خدا کے کلام کا گہرا علم تھا؟ نہیں، اس نے کبھی خدا کا کلام نہیں پڑھا تھا۔ کیا وہ عزت دار خاتون تھی؟ نہیں، وہ گنہگار تھی اور اس کے گاؤں کا ہر شخص جانتا تھا کہ وہ گنہگار ہے۔ کیا وہ بہت عرصے سے خداوند عیسیٰ المسیح کی پیروکار تھی؟ نہیں، وہ تو نئی ایمان والی تھی۔

اگر خدا اس گنہگار عورت کو دوسروں کو شاگرد بنانے کے لیے استعمال کر سکتا ہے، تو وہ آپ کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اس عورت نے بس اتنا کیا کہ اپنے دوستوں اور گھر والوں کے پاس گئی اور انہیں بتایا کہ خداوند عیسیٰ المسیح کے ذریعے خدا نے اس کی زندگی کیسے بدل دی۔ خدا نے اس کی کہانی کو استعمال کیا تاکہ گاؤں کے دوسرے لوگوں کے دل میں خدا کو تلاش کرنے کی چاہ پیدا ہو۔

اکثر ہم اس بات کی کہانی کو کہ خدا نے آپ کی زندگی کیسے بدلی، آپ اپنی ''گواہی'' میں بتائیں۔ اپنی گواہی میں بتائیں کہ خدا نے آپ کی زندگی میں کیا کیا ہے۔

آپ کی گواہی میں تین حصے ہونے چاہییں:

1. عیسیٰ المسیح پر ایمان لانے سے پہلے آپ کی زندگی کیسی تھی۔
2. آپ نے کیسے توبہ کی، اور خداوند عیسیٰ المسیح پر کیسے ایمان لائے۔
3. خداوند عیسیٰ المسیح نے آپ کی زندگی کیسے بدلی۔

قریب تین منٹ کے اس واقعے کو سنانے کے لیے تیار کریں۔ ایک منٹ میں بتائیں کہ خداوند عیسیٰ المسیح پر ایمان رکھنے سے پہلے آپ کی زندگی کیسی تھی۔ پھر ایک منٹ میں بتائیں کہ آپ نے کیسے توبہ کی، اور خداوند عیسیٰ المسیح پر کیسے ایمان لائے۔ آخر میں، ایک منٹ میں بتائیں کہ خدا نے آپ کی زندگی کیسے بدل دی۔ یہ واقعہ اپنے آپ تیار ہو جائے گا۔

اپنی گواہی کو تیار کرنے کے بعد، اپنے دوستوں اور گھر والوں کے لیے دعا کریں۔ دعا کریں کہ خدا آپ کو راستہ دکھائے کہ کس کا دل آپ کی گواہی سننے کے لیے کھلا ہے۔ اس شخص کے لیے دعا کرنے کے بعد، اپنا وقت نکال کر اس کے ساتھ بیٹھیں، اور اسے بتائیں کہ خدا نے آپ کی زندگی میں کیا کیا کیا۔ اگر وہ اور جاننا چاہے، تو اسے یہ ریکارڈنگز سنائیں۔ اگر وہ اور سیکھنا چاہے، تو اسے دوسری تعلیمات سنائیں، اور اس کی مدد کرتے رہیں کہ وہ خداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی کیسے کرے۔

اسی طرح، خدا آپ کو بھی دوسروں کو شاگرد بنانے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

اب جبکہ خدا نے آپ کی زندگی میں کام کیا ہے، تو سوچیں کہ آپ کس کی مدد کریں گے کہ وہ خداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی کر سکے ؟

سبق–۱۳

چھٹا حکم، اپنے پڑوسی سے محبت رکھو۔

خداوند عیسیٰ المسیح کے ہر پیروکار کو چاہیے کہ دوسروں سے اسی طرح محبت کرے جیسے وہ اپنے آپ سے کرتا ہے۔ خداوند عیسیٰ المسیح کے دو سب سے بڑے حکم یہ ہیں کہ خدا سے محبت کرو اور اپنے پڑوسی سے محبت کرو۔ آج کی ہماری تعلیم انجیل شریف سے لوقا 10:25–37 سے ہے۔

سبق کو شروع کرنے سے پہلے، ہماری پچھلی تعلیم کو یاد رکھیے کہ بنی اسرائیل اور سامری الگ الگ تہذیبوں سے تھے اور اکثر ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ جو لوگ خداوند عیسیٰ المسیح کی بات سن رہے تھے، سب بنی اسرائیل سے تھے۔ اس لیے سننے والوں کے خیال میں سامری برے لوگ سمجھے جاتے تھے۔

آیئے، اب ہم سبق شروع کرتے ہیں۔

پھر ایک موقع پر شریعت کا ایک عالم خداوند عیسیٰ المسیح کو پھانسنے کی خاطر کھڑا ہوا۔ اس نے پوچھا، ''استاد، میں کیا کیا کرنے سے میراث میں ابدی زندگی پا سکتا ہوں؟''

26 عیسیٰ نے اس سے کہا، ''شریعت میں کیا لکھا ہے؟ تو اس میں کیا پڑھتا ہے؟''

27 آدمی نے جواب دیا، '''رب اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان، اپنی پوری طاقت اور اپنے پورے ذہن سے پیار کرنا۔' اور 'اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تو اپنے آپ سے رکھتا ہے۔'''

28 عیسیٰ نے کہا، ''تو نے ٹھیک جواب دیا۔ ایسا ہی کر تو زندہ رہے گا۔''

29 لیکن عالم نے اپنے آپ کو درست ثابت کرنے کی غرض سے پوچھا، ''تو میرا پڑوسی کون ہے؟''

30 عیسیٰ نے جواب میں کہا، ''ایک آدمی یروشلم سے یریحو کی طرف جا رہا تھا کہ وہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں پڑ گیا۔ انہوں نے اس کے کپڑے اتار کر اسے خوب مارا اور ادھ موا چھوڑ کر چلے گئے۔

31 اتفاق سے ایک امام بھی اسی راستے پر یریحو کی طرف چل رہا تھا۔ لیکن جب اس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو راستے کی پرلی طرف ہو کر آگے نکل گیا۔

32 لاوی قبیلے کا ایک خادم بھی وہاں سے گزرا۔ لیکن وہ بھی راستے کی پرلی طرف سے آگے نکل گیا۔

33 پھر سامریہ کا ایک مسافر وہاں سے گزرا۔ جب اس نے زخمی آدمی کو دیکھا تو اسے اس پر ترس آیا۔

34 وہ اس کے پاس گیا اور اس کے زخموں پر تیل اور مے لگا کر ان پر پٹیاں باندھ دیں۔ پھر اس کو اپنے گدھے پر بٹھا کر سرائے تک لے گیا۔ وہاں اس نے اس کی مزید دیکھ بھال کی۔

35 اگلے دن اس نے چاندی کے دو سکے نکال کر سرائے کے مالک کو دیے اور کہا، 'اس کی دیکھ بھال کرنا۔ اگر خرچ اس سے بڑھ کر ہوا تو میں واپسی پر ادا کر دوں گا۔'''

36 پھر عیسیٰ نے پوچھا، ''اب تیرا کیا خیال ہے، ڈاکوؤں کی زد میں آنے والے آدمی کا پڑوسی کون تھا؟ امام، لاوی یا سامری؟''

37 عالم نے جواب دیا، ''وہ جس نے اس پر رحم کیا۔''

خداوند عیسیٰ المسیح نے کہا، ''بالکل ٹھیک۔ اب تو بھی جا کر ایسا ہی کر۔''

خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمیں دو سب سے بڑے حکم سکھائے۔ پہلا یہ ہے: ''اپنے رب خدا سے اپنے پورے دل سے، اپنی پوری جان سے، اپنی پوری طاقت سے اور اپنے پورے دماغ سے محبت کرو۔'' دوسرا حکم یہ ہے کہ ''اپنے پڑوسی سے اسی طرح محبت کرو جیسے تم اپنے آپ سے کرتے ہو۔'' یہ ہماری ایمان کی سب سے بڑی تعلیمات ہیں۔

خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمیں بتایا کہ ہمارا پڑوسی کون ہے۔ انہوں نے ایک واقعہ سنایا ایک بنی اسرائیلی آدمی کے بارے میں جسے راستے میں مار پیٹ کر زخمی کر دیا گیا۔ اس کی ساری چیزیں لوٹ لی گئیں اور اسے لہولہان حالت میں سڑک پر چھوڑ دیا گیا۔ پھر ایک کاہن اس راستے سے گزرا اور اس نے اسے دیکھا۔

یہ کاہن حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا اور بنی اسرائیل کی عبادت کی امامت کرتا تھا۔ وہ ایک عزت دار روحانی راہنما تھا۔ مگر اس نے اس آدمی کی مدد نہیں کی۔ پھر ایک لاوی آیا اور اس نے بھی اس آدمی کو دیکھا۔ لاوی، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے لاوی کی اولاد میں سے ہوتا تھا۔ لاوی بیت المقدس میں عبادت گاہ کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ لیکن اس لاوی نے بھی اس آدمی کی مدد نہیں کی۔

آخر میں ایک سامری آدمی آیا اور اس نے اسے دیکھا۔ سامری بنی اسرائیل سے الگ قوم کا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بنی اسرائیل اور سامری ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ پھر بھی اس سامری آدمی نے راستے میں پڑے ہوئے آدمی کی مدد کی اور اس کے علاج کا خرچ بھی اٹھایا۔

اس قصے کو بیان کرنے کے بعد، خداوند عیسیٰ المسیح نے ایک سوال کیا:

''ان تینوں میں سے، تمہارے خیال میں اس آدمی کا پڑوسی کون ثابت ہوا جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں پڑ گیا تھا؟''

شریعت کے عالم نے جواب دیا،

''وہ جس نے اس پر رحم کیا۔''

تب خداوند عیسیٰ المسیح نے اس سے کہا،

''جا اور تو بھی ایسا ہی کر۔''

اس بات کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ جو لوگ الگ الگ قوموں سے بھی ہوں، وہی ہمارے پڑوسی ہیں؛ ہمیں ان سے بھی اسی طرح محبت کرنی چاہیے جیسے ہم اپنے آپ سے کرتے ہیں۔ دوسروں سے محبت کرنا، خداوند عیسیٰ المسیح کے ماننے والوں کی سب سے اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔

یہ بات بہت دھیان دینے والی ہے کہ وہ شریعت کا عالم جو سب سے پہلے خداوند عیسیٰ المسیح کے پاس آیا، وہ ایک عالم دین تھا۔ وہ تورات شریف کا بڑا عالم تھا، جو خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی۔ وہ خداوند عیسیٰ المسیح کو آزمانے کے ارادے سے آیا تھا۔ لکھا ہے کہ ''شریعت کا ایک عالم اٹھا تاکہ اسے آزمائے۔'' بہت سے مذہبی راہنما دوسروں کو پرکھنا یعنی آزمانا چاہتے ہیں، مگر اپنی زندگی میں تعلیمات کو لاگو نہیں کرتے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ اس عالم نے پوچھا،''اور میرا پڑوسی کون ہے؟''اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ چاہتا تھا کہ اسے صرف بنی اسرائیل کے لوگوں سے ہی محبت کرنی پڑے۔ حکم سننے کے بعد بھی وہ اپنی ذمہ داری کو کم کرنا چاہتا تھا۔ ذرا سوچیے، جب خداوند عیسیٰ المسیح نے اس مثال کے ذریعے دکھایا کہ سامری بھی اس کا پڑوسی ہے، تو اسے کتنی مایوسی ہوئی ہوگی!

بہت سے لوگ، اس شریعت کے عالم کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنا نہیں چاہتے۔ اس واقعہ میں کاہن اور لاوی بھی اپنے پڑوسی سے محبت کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ بات یہ ہے کہ کچھ لوگ بہت زیادہ مذہبی ہوتے ہیں، لیکن ان میں محبت نہیں ہوتی۔ خدا اس طرح کے برتاؤ سے خوش نہیں ہوتا۔ اگر ہم واقعی خدا کو مانتے ہیں، تو ہم دوسروں سے محبت کریں گے۔ انجیل شریف کہتی ہے:''ہم اس لیے محبت رکھتے ہیں کہ اللہ نے پہلے ہم سے محبت رکھی۔''(1یوحنا4:19)۔

اس لیے اگر کوئی شخص محبت نہیں کرتا، تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا کو نہیں مانتا۔ ہمیں ایسا شخص بننے سے ڈرنا چاہیے جو مذہبی تو ہو، لیکن اس کا دل محبت سے خالی ہو۔ اس کے بجائے، ہمیں سامری شخص کی مثال پر چلنا چاہیے۔ اس نے بے غرض ہو کر سڑک پر پڑے ہوئے آدمی سے محبت کی اور اسے اپنا پڑوسی سمجھا۔

اس نے اپنی زندگی روک دی یعنی وہ راستے میں رکا اور اس آدمی کو ضروری علاج کے لیے لے گیا۔ بے شک وہ مصروف تھا، لیکن پھر بھی اس نے اپنے کام سے وقت نکال کر اس آدمی کی مدد کی۔ اس نے اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جیسا وہ چاہتا تھا کہ لوگ اس کے ساتھ کریں۔ اس نے اپنی جیب سے پیسے نکال کر اس آدمی کے تمام خرچ ادا کیے، جس سے وہ کبھی پہلے ملا بھی نہیں تھا۔ مختصر یہ کہ اس نے اپنے پڑوسی سے اپنی خود کی طرح محبت کی۔ ہمیں بھی جا کر یہی کرنا چاہیے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم تمام لوگوں سے محبت کریں۔ اس کی شروعات ہمیں اپنے قریبی لوگوں سے کرنی چاہیے۔ شوہر، اپنی بیوی سے محبت کریں۔ انہیں عزیز رکھیں اور ان کی ترقی کے لیے جو کچھ کر سکتے ہو، کریں۔ بیوی، اپنے شوہر سے محبت کریں اور اپنے ہر عمل اور بات میں ان کا احترام کریں۔ اپنے آس پاس کے لوگوں کے بارے میں سوچو، خاص طور پر اپنے خاندان اور قریبی پڑوسیوں کے بارے میں۔ کون ضرورت میں ہے؟ آپ انہیں خداوند عیسیٰ المسیح کی محبت کیسے دکھا سکتے ہو؟

کبھی کبھی پڑوسی سے محبت کرنے کا مطلب اسے کھانا، کپڑے یا امداد دینا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر اس کا مطلب حوصلہ افزائی کی باتیں کہنا یا کسی مشکل کام میں اس کی مدد کرنا بھی ہوتا ہے۔ اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنے کا سب سے بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کے لیے دعا کریں اور خداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام ان کو سنائیں۔

جب یہ تعلیم ختم ہو جائے، تو رک کر دعا کریں۔ دعا کریں کہ خدا آپ کے خاندان اور آپ کے پڑوسیوں کو برکت دے۔ دعا کریں اور خدا سے پوچھیں کہ وہ کون سا ایک خاص شخص ہے جس سے وہ چاہتا ہے کہ آپ محبت کرو۔ خدا سے دعا کرو کہ وہ آپ کو راستہ دکھائے کہ آپ اس شخص کو اپنی محبت کیسے دکھا سکتے ہو۔ پھر جائیں اور وہی کریں جس کی رہنمائی خدا نے آپ کو دی ہے۔

اب اسے اپنی زندگی کی عادت بنا لیجیے۔ اپنے خاندان اور پڑوسیوں کے لیے دعا کرنا اپنی عادت بنائیں، اور ایسے راستے تلاش کریں جن سے آپ لوگوں سے خود کی طرح محبت کر سکو اور جیسے خدا نے آپ سے محبت کی ہے۔

سبق—۱۴

ساتواں حکم، عشائے ربّانی لینا۔

عشائے ربّانی خداوند عیسیٰ المسیح کے پیروکاروں کے لیے ایک بہت اہم فرض ہے۔ پاک غسل اور عشائے ربّانی—یہ دو فرائض خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمیں دیے، تاکہ ہم خوشخبری کو اپنی زندگی میں صحیح طرح لاگو کر سکیں۔ آج کی تعلیم لوقا 22:7–20 سے ہے۔

سبق شروع کرنے سے پہلے، میں عیدِ فسح نام کے ایک تہوار کے بارے میں سمجھانا چاہتا ہوں۔ یہ بنی اسرائیل کا سالانہ تہوار تھا، جس میں وہ یاد کیا کرتے تھے کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے انہیں مصر سے کس طرح نکالا۔ اُس وقت خدا نے ایک فرشتہ بھیجا تھا جو ہر گھر کے بڑے بیٹے کی جان لے لیتا تھا۔ لیکن خدا نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ ایک بھیڑ کا بچہ یعنی دُنبہ قربان کریں اور اُس کا خون اپنے دروازے پر لگا دیں۔ جس گھر پر خون لگا ہوتا، فرشتہ اُس گھر کو فسح کرتا، یعنی اُسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا۔ اسی لیے اسے عیدِ فسح کہا جاتا ہے۔ آج کے واقعہ میں بھی خداوند عیسیٰ المسیح اور اُن کے شاگرد عیدِ فسح منا رہے تھے۔

لوقا 22:7–20 کا بیان

7 پھر بے خمیری روٹی کی عید آئی جب فسح کے برّہ کو قربان کرنا تھا۔

8 عیسیٰ نے پطرس اور یوحنا کو آگے بھیج کر ہدایت کی، ''جاؤ، ہمارے لیے فسح کا کھانا تیار کرو تاکہ ہم جا کر اُسے کھا سکیں۔''

9 اُنہوں نے پوچھا، ''ہم اُسے کہاں تیار کریں؟''

10 اُس نے جواب دیا، ''جب تم شہر میں داخل ہو گے تو تمہاری ملاقات ایک آدمی سے ہو گی جو پانی کا گھڑا اُٹھائے چل رہا ہو گا۔ اُس کے پیچھے چل کر اُس گھر میں داخل ہو جاؤ جس میں وہ جائے گا۔

11 وہاں کے مالک سے کہنا، 'اُستاد آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کمرہ کہاں ہے جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاؤں؟'

12 وہ تم کو دوسری منزل پر ایک بڑا اور سجا ہوا کمرہ دکھائے گا۔ فسح کا کھانا وہیں تیار کرنا۔''

13 دونوں چلے گئے تو سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ پھر اُنہوں نے فسح کا کھانا تیار کیا۔

14 مقررہ وقت پر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گیا۔

15 اُس نے اُن سے کہا، ''میری شدید آرزو تھی کہ دُکھ اُٹھانے سے پہلے تمہارے ساتھ مل کر فسح کا یہ کھانا کھاؤں۔

16 کیونکہ میں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس وقت تک اس کھانے میں شریک نہ ہوں گا جب تک اس کا مقصد خدا کی بادشاہی میں پورا نہ ہو گیا ہو۔''

17 پھر اُس نے مے کا پیالہ لے کر شکرگزاری کی دعا کی اور کہا، ''اس کو لے کر آپس میں بانٹ لو۔

18 میں تم کو بتاتا ہوں کہ اب سے میں انگور کا رس نہ پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ اسے خدا کی بادشاہی کے آنے پر پیوں گا۔"

19 پھر اُس نے روٹی لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے اُنہیں دے دیا۔ اُس نے کہا، "یہ میرا بدن ہے، جو تمہارے لیے دیا جاتا ہے۔ مجھے یاد کرنے کے لیے یہی کیا کرو۔"

20 اسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ لے کر کہا، "مے کا یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے جو میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے، وہ خون جو تمہارے لیے بہایا جاتا ہے۔"

اس عیدِ فسح کے کھانے میں، خداوند عیسیٰ المسیح نے روٹی لی اور توڑ کر کہا کہ یہ میرا بدن ہے — جو تمہارے لیے توڑا گیا ہے۔ میری یاد میں ایسا ہی کیا کرو۔ پھر پیالہ لیا اور کہا کہ یہ میرے خون میں ایک نیا عہد ہے — جو تمہارے گناہوں کی معافی کے لیے بہایا گیا ہے۔ میری یاد میں ایسا ہی کیا کرو۔ اس لیے آج ہم اس عمل کو "عشائے ربّانی" کہتے ہیں۔

خداوند عیسیٰ المسیح نے سکھایا کہ روٹی اُن کے بدن کی نمائندگی کرتی ہے، جو ہمارے لیے توڑا گیا۔ اُنہوں نے کہا کہ مے یعنی شربت کا پیالہ اُن کے اُس خون کی نمائندگی کرتا ہے، جو ہمارے لیے بہایا گیا۔ اس لیے عشائے ربّانی ایک ایسا وقت ہے جب ہم یاد کرتے ہیں کہ خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کے لیے صلیب پر اپنی جان دے دی۔ صلیب پر اُن کا بدن توڑا گیا۔ صلیب پر اُن کا خون بہایا گیا۔ اسی کام کے ذریعے خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمارے گناہوں کو معاف کیا اور ہمیں خدا کے سامنے راست اور قبول کیا ہوا بنا دیا۔

خداوند عیسیٰ المسیح نے اُس وقت کے بارے میں بات کی جب خدا کی بادشاہت پوری طرح ظاہر ہو گی۔ اُس نے اُن سے کہا، "میری شدید آرزو تھی کہ دُکھ اُٹھانے سے پہلے تمہارے ساتھ مل کر فسح کا یہ کھانا کھاؤں۔ کیونکہ میں تم کو بتاتا ہوں کہ اُس وقت تک اس کھانے میں شریک نہ ہوں گا جب تک اس کا مقصد خدا کی بادشاہی میں پورا نہ ہو گیا ہو۔" خداوند عیسیٰ المسیح جانتے تھے کہ وہ بہت جلد صلیب پر قربان کیے جائیں گے اور شاگردوں سے جدا کر دیے جائیں گے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ایک دن آنے والا ہے جب اُن کی بادشاہت پوری قدرت کے ساتھ قائم ہو گی۔ جس دن کی وہ بات کر رہے تھے، وہ حساب کا دن یعنی قیامت کا دن ہے، جب خدا کی بادشاہی پوری طرح آ جائے گی۔ اگر ہم خداوند عیسیٰ المسیح کے پیروکار ہیں، تو حساب کے دن کی یہ حقیقت ہمیں بہت بڑا سکون دیتی ہے۔ صلیب پر اُن کی قربانی کے ذریعے ہمارے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ اس لیے ہم حساب کے دن کا انتظار پورے ایمان کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ہمارے لیے حساب کا دن ڈر کا دن نہیں، بلکہ بڑی خوشی اور جشن کا دن ہو گا۔ خداوند عیسیٰ المسیح اس دنیا کی ساری برائیوں کو مٹا دیں گے، اور ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خدا کے ساتھ ہوں گے۔

اس حصے میں خداوند عیسیٰ المسیح نے اپنی ہی موت کے بارے میں بھی نبوت کی، تاکہ ہمارے گناہوں کی معافی ہو سکے۔ اُنہوں نے خوشی خوشی اپنی جان دے دی، تاکہ ہم خدا کے سامنے راست ٹھہریں۔ خداوند عیسیٰ المسیح کی قربانی کی موت کو یاد کرنے کے لیے، اُن کے پیروکاروں کے اکٹھا ہونے میں عشائے ربّانی باقاعدہ لی جاتی ہے۔ ہم اس اکٹھا ہونے کو جماعت کہتے ہیں۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ یہ جماعتیں کم از کم ہفتے میں ایک بار ضرور ملیں، عام طور پر کسی گھر میں۔ مثلاً کوئی جماعت جمعہ کی دوپہر یا اتوار کی صبح اکٹھی ہو سکتی ہے۔ جب جماعتیں جمع ہوتی ہیں، تو وہ دعا کرتی ہیں، عبادتی گیت گاتی ہیں، انجیل شریف پڑھتی ہیں، اور عشائے ربّانی میں شریک ہوتی ہیں۔ کسی جماعت کا رکن بننے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور پھر پاک غسل لے۔

عشائے ربّانی لینے سے پہلے، جماعت توبہ اور دعا کے لیے وقت لیتی ہے۔ عشائے ربّانی لینا ہمیں یہ موقع دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کو پھر سے خداوند عیسیٰ المسیح کی صلیب کے پاس لے آئیں، تاکہ رحمت اور فضل حاصل کر سکیں۔

توبہ کے بعد، کوئی شخص روٹی لیتا ہے، اُسے توڑتا ہے، اور ہمیں یہ یاد دلاتا ہے:

جس رات خداوند عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا گیا اُس نے روٹی لے کر شکر گزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے کہا، ''یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لیے دیا جاتا ہے۔ مجھے یاد کرنے کے لیے یہی کیا کرو۔'' (1 کرنتھیوں 11:23–24)

اس کے بعد، ہر وہ شخص جس نے بپتسمہ لیا ہوتا ہے، روٹی کا ایک ٹکڑا لیتا ہے، اور جماعت دعا کے ساتھ مل کر اُسے کھاتی ہے۔

اس کے بعد کوئی شخص مے یعنی شربت کا پیالہ لیتا ہے اور کہتا ہے:

اسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ لے کر کہا، ''مے کا یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے جو میرے خون کے ذریعے قائم کیا جاتا ہے۔ جب کبھی اسے پیو تو مجھے یاد کرنے کے لیے پیو۔ کیونکہ جب بھی آپ یہ روٹی کھاتے اور یہ پیالہ پیتے ہیں تو خداوند کی موت کا اعلان کرتے ہیں، جب تک وہ واپس نہ آئے۔'' (1 کرنتھیوں 11:25–26)

پھر وہ پیالہ آگے بڑھایا جاتا ہے، اور ہر وہ شخص جس نے پاک غسل لیا ہوتا ہے، اُس میں سے پیتا ہے۔ آخر میں سب مل کر دعا کرتے ہیں اور ایک عبادتی گیت گاتے ہیں۔

اس عمل میں شریک ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے، خداوند عیسیٰ المسیح پر ایمان لائے، اور پاک غسل لے۔ اس کے بعد اُسے چاہیے کہ اپنے قریب رہنے والے خداوند عیسیٰ المسیح کے دوسرے پیروکاروں کے ساتھ، کم از کم ہفتے میں ایک بار، جماعت میں اکٹھا ہونا شروع کرے۔ جماعت کے طور پر ہم باقاعدہ مل کر عشائے ربّانی لیتے ہیں۔ عشائے ربّانی لینے کے بعد ہر شخص اپنے ایمان میں نیا سکون اور تازگی محسوس کرتا ہے۔

عشائے ربّانی خداوند عیسیٰ المسیح کی موت کی یاد کا ایک نشان ہے۔ یہ اُن سب لوگوں کے لیے بھی ایک تصویر اور گواہی ہے جو خداوند عیسیٰ المسیح کے بارے میں سیکھنے کے لیے آپ کی جماعت میں آتے ہیں۔

سبق-۱۵

آٹھواں حکم، دل سے دینا یعنی زکات دینا۔

خداوند عیسیٰ المسیح کے ہر پیروکار کی ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کے کام کے لیے مالی طور پر امداد کرے۔ جب خدا ہمیں فراخدلی سے دیتا ہے تو، اس لیے ہمیں بھی اُس کے کاموں کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔ آج ہم آٹھ حکموں میں سے آخری حکم سیکھیں گے——دل سے دینا۔ یہ حکم انجیل شریف کے مرقس 12:41–44 سے لیا گیا ہے۔

آج کے سبق شروع کرنے سے پہلے، میں بنی اسرائیل کی تہذیب کے بارے میں تھوڑی بات بتانا چاہتا ہوں۔ توارت شریف میں خدا نے اپنے لوگوں کو یروشلم میں بیت المقدس بنانے کا حکم دیا، جہاں وہ عبادت کے لیے آیا کرتے تھے۔ عبادت کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ بیت المقدس کے کام کے لیے مالی امداد دی جائے۔ اس سبق میں، خداوند عیسیٰ المسیح بیت المقدس کے اُس حصے میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں یہ امداد و زکات دیے جاتے تھے۔

41 عیسیٰ بیت المقدس کے چندے کے بکس کے مقابل بیٹھ گیا اور ہجوم کو ہدیے ڈالتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کئی امیر بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔
42 پھر ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سکے ڈال دیے۔
43 عیسیٰ نے شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر کہا، ''میں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔
44 کیونکہ ان سب نے اپنی دولت کی کثرت سے دے دیا جبکہ اُس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیے ہیں۔''

چونکہ یہ واقعہ بہت مختصر ہے، اس لیے میں اسے ایک بار پھر سے پڑھ لیتا ہوں، تاکہ ہم اسے اچھی طرح سمجھ سکیں اور یاد رکھ سکیں۔

41 عیسیٰ بیت المقدس کے چندے کے بکس کے مقابل بیٹھ گیا اور ہجوم کو ہدیے ڈالتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کئی امیر بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔
42 پھر ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سکے ڈال دیے۔
43 عیسیٰ نے شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر کہا، ''میں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔
44 کیونکہ ان سب نے اپنی دولت کی کثرت سے دے دیا جبکہ اُس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیے ہیں۔''

آج کے سبق میں ہم ایک غریب عورت کے بارے میں پڑھتے ہیں، جس نے خزانے میں بہت تھوڑی سی رقم ڈالی۔ اس کے باوجود، خداوند عیسیٰ المسیح اُس کی اس زکات سے امیروں کی زکات کے مقابلے زیادہ خوش ہوئے۔ خداوند عیسیٰ المسیح کے لیے دینے کی نیت، دی گئی رقم سے زیادہ اہم تھی۔ خداوند عیسیٰ المسیح نے فرمایا، ''اس غریب بیوہ نے سب لوگوں سے زیادہ خزانے میں ڈالا ہے۔'' اس کا کیا مطلب تھا؟ ظاہر ہے کہ امیر لوگوں نے اُس بیوہ سے زیادہ پیسہ ڈالا تھا۔ لیکن اُس بیوہ نے جو کچھ اُس کے پاس تھا، سب دے دیا۔ خدا کو ہمارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم قربانی کے ساتھ دیں اور اُس پر بھروسا رکھیں کہ وہ ہماری ضرورتیں پوری کرے گا۔ خداوند عیسیٰ المسیح نے اُس عورت کے دل کو دیکھا اور اپنے شاگردوں کو بلا کر اُس کی قربانی کی طرف اشارہ کر کے اُسے عزت دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحریروں میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدا کی قوم اپنی آمدنی کا دسواں حصہ، یعنی عشر (10%)، خدا کو دے۔ اس سبق میں ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ امیر لوگ بہت سا پیسہ ڈال رہے تھے، کیونکہ اُن کے پاس بہت پیسہ تھا۔ یہ امیر لوگ اپنا فرضی عشر دے رہے تھے۔ لیکن یہ قربانی کے ساتھ دی گئی زکات نہیں تھی۔ حالانکہ وہ بہت دے رہے تھے، مگر اُن کے لیے یہ آسان تھا، کیونکہ انہیں اُس پیسے کی ضرورت نہیں تھی۔

اس کے برعکس، غریب بیوہ نے قربانی کے ساتھ دیا۔ اُس کے پاس بہت کم تھا، پھر بھی اُس نے جو کچھ اُس کے پاس تھا، سب خدا کو دے دیا۔ یہ قربانی والی زکات تھی، کیونکہ اُسے زندگی گزارنے کے لیے اُس پیسے کی ضرورت تھی۔ اس غریب عورت نے خدا پر پورا بھروسا کیا اور جو کچھ اُس کے پاس تھا، اُسے اُس کے سپرد کر دیا۔

کبھی کبھی میں سنتا ہوں کہ صرف امیروں کو ہی خدا کے کام کے لیے دینا چاہیے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دینا رقم سے زیادہ دینے والے کے دل سے تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم خدا کے کام کے لیے مالی طور پر دیتے ہیں، تو ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ ہم اپنے پیسوں کے معاملے میں خدا پر بھروسا کرتے ہیں کہ وہ آگے بھی ہماری ضرورتیں پوری کرتا رہے گا۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے کام کے لیے فراخدلی سے دینا شروع کریں اور اس بات کی امید رکھیں کہ خدا آپ کی ضرورتیں پوری کرے گا۔ دینے کی سب سے مناسب جگہ آپ کی جماعت ہے۔ پھر آپ کی جماعت کو مل کر دعا کرنی چاہیے اور خدا سے پوچھنا چاہیے کہ وہ ان پیسوں کو کس طرح استعمال کرنا چاہتا ہے، جو وہ مہیا کر رہا ہے۔

اس واقعے کو پڑھ کر، ہمیں حرص یعنی لالچ کے گناہ کی یاد آتی ہے، حالانکہ خداوند عیسیٰ المسیح نے امیروں پر براہِ راست اس کا الزام نہیں لگایا۔ آج کے معاشرے میں لالچ ایک عام گناہ ہے۔ کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ کوئی بھی اپنے پاس جو ہے، اُس سے مطمئن یعنی خوش نہیں ہے۔ امیر اور زیادہ امیر بننا چاہتے ہیں، اور غریب پیسے کو حاصل کرنا ہی زندگی کا سب سے بڑا مقصد بنا لیتے ہیں۔ لیکن خداوند عیسیٰ المسیح نے ہمیں خبردار کیا کہ ہم دو ناؤں پر سوار نہیں ہو سکتے۔ ہم ایک ساتھ پیسہ اور خدا دونوں کی عبادت نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنی ضرورتوں کے لیے محنت کرنی چاہیے اور اپنے خاندان کا خیال رکھنا چاہیے، لیکن لالچ سے بچنا ضروری ہے۔ لالچ تب پیدا ہوتا ہے جب ہم خدا سے زیادہ، پیسے کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ اگر آپ کے دل میں لالچ ہے، تو اس واقعے میں، غریب بیوہ کی مثال پر چلیے! آج اپنے دل کا جائزہ لیجیے۔

خداوند عیسیٰ المسیح نے یہ نہیں کہا کہ امیروں نے صرف اپنا عشر دے کر گناہ کیا۔ لیکن انہوں نے غریب بیوہ کو ہمارے لیے ایک نمونہ بنا کر پیش کیا۔ حالانکہ وہ غریب تھی اور شاید اُس کا خیال رکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا، پھر بھی اس عورت نے خدا پر بھروسا کیا اور جو کچھ اُس کے پاس تھا، سب اُسے دے دیا۔ اُس کے ایمان اور قربانی کے ساتھ دی گئی زکات کی وجہ سے، خداوند عیسیٰ المسیح نے اُس کی تعریف کی۔

خداوند عیسیٰ المسیح کے پیروکار ہونے کے ناتے، ہمیں فراخدلی سے دینا چاہیے۔ براہِ مہربانی اسے اپنی عادت بنا لیں کہ آپ اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ سخاوت یعنی کھلے دل سے پیش آئیں۔ آپ کی جماعت کو بھی زکات جمع کرنی چاہیے۔ پھر آپ کی جماعت کو مل کر دعا کرنی چاہیے کہ خدا کی رہنمائی میں ان پیسوں کا سب سے بہتر استعمال کیسے کیا جائے۔ عام طور پر، یہ پیسے خدا کی بادشاہت کو آگے بڑھانے یا غریبوں کی مدد کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اپنی جماعت کے لیے دل کھول کر زکات دیجیے۔

سبق-۱۶

جماعت کیسے اور کیوں قائم کرنا ضروری ہے؟

خُداوند عیسیٰ المسیح کے ہر پیروکار کو کسی جماعت کا حصہ ہونا چاہیے۔ جماعت سے میرا مطلب خُداوند عیسیٰ المسیح کے پیروکاروں کا وہ گروہ ہے جو ہفتے میں کم از کم ایک بار اکٹھا ہو کر دعا کرتے ہیں، کتابِ مقدس کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، عبادت کرتے ہیں اور عشائے ربانی میں شریک ہوتے ہیں۔ جماعتوں کو کبھی کبھی کلیسیا بھی کہا جاتا ہے۔

انجیلِ شریف میں عام طور پر جماعت کی قیادت ایک یا ایک سے زیادہ بزرگوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جنہیں کبھی کبھی پاسٹر بھی کہا جاتا ہے۔ عام طور پر یہی بزرگ جماعت کی رہنمائی کرتے ہیں اور کلام خدا کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن جماعت کا ہر ایمان والا شخص اس ذمہ داری میں شریک ہے کہ وہ جائے اور شاگرد بنائے۔

اکثر جب کوئی نئی جماعت شروع ہوتی ہے، تو اس میں کوئی ایسا بزرگ موجود نہیں ہوتا جو جماعت کی قیادت کے لیے تربیت یافتہ یعنی جو قیادت کو سیکھا ہوا ہو۔

فکر نہ کیجئے، یہ ایک معمول کی بات ہے۔ نئی جماعتیں اکثر کچھ وقت تک بغیر تربیت یافتہ رہنما کے اکٹھی ہوتی ہیں، لیکن وقت کے ساتھ یہ عام بات ہے کہ ایک یا ایک سے زیادہ بزرگ جماعت کے لیے تیار کیے جائیں۔

آج ہم انجیلِ شریف میں بیان کی گئی پہلی جماعت کے بارے میں سیکھیں گے۔ جب خُداوند عیسیٰ المسیح صلیب پر قربان ہوئے، دفن کیے گئے اور پھر مردوں میں سے جی اٹھے، تو انجیلِ شریف ہمیں بتاتی ہے کہ وہ چالیس دن تک اپنے قریبی شاگردوں سے ملتے رہے اور انہیں خُدا کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دیتے رہے۔ انہوں نے انہیں یہ حکم دیا: ''لیکن تمہیں روحُ القدس کی قوت ملے گی جو تم پر نازل ہوگا۔ پھر تم یروشلم، پورے یہودیہ اور سامریہ بلکہ دنیا کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے۔'' (اعمال 1:8)

اس کے بعد خُداوند عیسیٰ المسیح پھر سے آسمان پر چلے گئے۔ پھر انہوں نے اپنے قریبی شاگردوں پر روحُ القدس کی قدرت نازل کی، جن میں ایک شخص رسول پطرس (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ جب روحُ القدس رسول پطرس (رضی اللہ عنہ) پر نازل ہوا، تو انہیں بہت سے لوگوں کے سامنے خُداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام بیان کرنے کا موقع ملا۔ اس کے نتیجے میں تین ہزار افراد نے بپتسمہ یعنی پاک غسل لیا اور پہلی جماعت کی بنیاد پڑی۔

اب انجیلِ شریف میں رسولوں کے اعمال 2:37-47 سے، وہ واقعہ بیان کیا گیا ہے جو کچھ اس طرح ہے...

37 پطرس کی یہ باتیں سن کر لوگوں کے دل چھد گئے۔ انہوں نے پطرس اور باقی رسولوں سے پوچھا، ''بھائیو، پھر ہم کیا کریں؟''

38 پطرس نے جواب دیا، ''آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ پھر آپ کو روحُ القدس کی نعمت مل جائے گی۔

39 کیونکہ یہ دینے کا وعدہ آپ سے اور آپ کے بچوں سے کیا گیا ہے، بلکہ ان سے بھی جو دور کے ہیں، ان سب سے جنہیں رب ہمارا خُدا اپنے پاس بلائے گا۔''

40 پطرس نے مزید بہت سی باتوں سے انہیں نصیحت کی اور سمجھایا کہ ''اس ٹیڑھی نسل سے نکل کر نجات پائیں۔''

41 جنہوں نے پطرس کی بات قبول کی ان کا بپتسمہ ہوا۔ یوں اس دن جماعت میں تقریباً 3,000 افراد کا اضافہ ہوا۔

42 یہ ایماندار رسولوں سے تعلیم پانے، رفاقت رکھنے اور رفاقتی کھانوں اور دعاؤں میں شریک ہوتے رہے۔

43 سب پر خوف چھا گیا اور رسولوں کی طرف سے بہت سے معجزے اور الٰہی نشان دکھائے گئے۔

44 جو بھی ایمان لاتے تھے وہ ایک جگہ جمع ہوتے تھے۔ ان کی ہر چیز مشترکہ ہوتی تھی۔

45 اپنی ملکیت اور مال فروخت کر کے انہوں نے ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا۔

46 روزانہ وہ یکدلی سے بیت المقدس میں جمع ہوتے رہے۔ ساتھ ساتھ وہ مسیح کی یاد میں اپنے گھروں میں روٹی توڑتے، بڑی خوشی اور سادگی سے رفاقتی کھانا کھاتے۔

47 اور اللہ کی تمجید کرتے رہے۔ اس وقت وہ تمام لوگوں کے منظورِ نظر تھے۔ اور خُداوند روز بروز جماعت میں نجات یافتہ لوگوں کا اضافہ کرتا رہا۔

اگر ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ انجیلِ شریف جماعت کے بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے، تو بہتر ہے کہ ہم پہلی جماعت کے واقعہ کو پڑھیں اور سمجھیں۔ آیئے، اس حصے سے جماعت کے پانچ پہلوؤں پر غور کریں۔

پہلا، ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت کا حصہ بننے کے لیے لوگوں کو توبہ کرنا، ایمان لانا اور بپتسمہ یعنی پاک غسل لینا ضروری تھا۔ حقیقت میں، جماعت ان بپتسمہ یافتہ پیروکاروں کا گروہ ہے جنہوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہو کہ وہ باقاعدہ اخلاص یعنی سچے من کے ساتھ جمع ہوں گے، آپس میں رفاقت رکھیں گے اور مل کر خُدا کی خدمت کریں گے۔ اگر آپ نے خُداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی کا فیصلہ کیا ہے، تو آپ کو کسی جماعت کا حصہ ہونا چاہیے۔

دوسرا، جماعت کی روزمرہ کے فرائض وہی ہیں جو مسیح کے آٹھ احکام ہیں، جن کا ہم پہلے مطالعہ کر چکے ہیں۔ جماعت کو چاہیے کہ وہ یہ تمام کام مل کر کرے اور ایک دوسرے کی مدد کرے تاکہ سب خُداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی میں مضبوط رہیں۔

پہلا حکم ہے توبہ کرنا اور ایمان لانا۔
دوسرا حکم ہے بپتسمہ لینا یعنی پاک غسل لینا۔

ہم یہ دونوں احکام آیت 38 میں دیکھتے ہیں، جہاں رسول پطرس (رضی اللہ عنہ) نے حکم دیا: ''آپ میں سے ہر ایک توبہ کر کے عیسیٰ کے نام پر بپتسمہ لے تاکہ آپ کے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ پھر آپ کو روحُ القدس کی نعمت مل جائے گی۔''

تیسرا حکم ہے دعا کرنا۔ ہم پڑھتے ہیں کہ یہ پہلی جماعت مل کر دعا کرنے میں مشغول رہتی تھی۔

چوتھا حکم ہے کتابِ مقدس کا مطالعہ۔ اس حصے میں ہم دیکھتے ہیں کہ نئے ایمان والے رسولوں کی تعلیم سے جڑے رہے۔

پانچواں حکم ہے جاؤ اور شاگرد بناؤ۔ یہ واقعہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ خُدا ہر روز نجات پانے والوں کو جماعت میں شامل کرتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے لوگ ایمانداری سے دوسروں کو خُداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام سنا رہے تھے۔

چھٹا حکم ہے دوسروں سے محبت کرنا۔ پہلی جماعت آپس میں رفاقت رکھتی تھی اور اپنی ملکیت یعنی مال و دولت بیچ کر ضرورت مندوں میں تقسیم کرتی تھی، تاکہ ان میں کوئی محتاج نہ رہے۔ اسی طرح آج بھی جماعت کے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ دوسرے لوگوں کی مدد کرے۔

ساتواں حکم ہے عشائے ربانی لینا۔ اس واقعہ میں دو مرتبہ ''روٹی توڑنے'' کا ذکر آتا ہے۔ روٹی توڑنے سے مراد یہ ہے کہ پہلی جماعت باقاعدہ مل کر عشائے ربانی میں شریک ہوتی تھی۔

آٹھواں حکم ہے دینا۔ اس حصے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایمانداروں نے اپنی ملکیت یعنی مال و دولت تک بیچ دی اور بڑی فراخدلی سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کیں۔ جماعت کے لوگ جماعت کے لیے دل کھول کر دیتے ہیں۔

اس طرح، جماعت ان ایمانداروں کا گروہ ہے جو مل کر آٹھوں احکام پر عمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں تاکہ سب خُداوند عیسیٰ المسیح کی پیروی میں قائم رہیں۔

اس حصے میں جماعت کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ جماعت کسی بھی وقت جمع ہو سکتی ہے۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت روزانہ ملتی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت منگل کے دن، جمعہ کے دن یا اتوار کے دن بھی مل سکتی ہے۔ کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ جماعت کو چاہیے کہ وہ کم از کم ہفتے میں ایک مرتبہ عبادت، دعا، کتابِ مقدس کے مطالعہ اور آپسی حوصلہ افزائی کے لیے جمع ہو۔

چوتھا پہلو یہ ہے کہ جماعت کسی بھی جگہ جمع ہو سکتی ہے۔ اس حصے میں جماعت گھروں میں بھی جمع ہوتی تھی اور بیت المقدس میں بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کسی خاص عمارت میں بھی عبادت کر سکتی ہے، لیکن اکثر جماعتیں گھروں میں ہی ملتی ہیں۔ جماعت کے طور پر یہ طے کریں کہ آپ باقاعدہ کہاں جمع ہو سکتے ہیں۔

پانچواں پہلو یہ ہے کہ جماعت خُدا کے جلال کے لیے اس کی عبادت کرتی ہے۔ اس حصے میں خُدا کی حمد کرنے سے مراد عبادت کے گیت گانا ہے۔ یہ بالکل معمول کی بات ہے کہ جماعت اکٹھی ہو کر قادرِ مطلق کی ثنا میں گیت گائے۔

میری دعا ہے کہ خُدا آپ کو بھی ایسی ہی جماعت کا حصہ بننے کا موقع دے، جیسی جماعت کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی جماعت موجود نہیں ہے، تو اپنے دوستوں اور خاندان والوں کے ساتھ خُداوند عیسیٰ المسیح کا پیغام بتائیں۔ ممکن ہے کہ آپ مل کر ایک نئی جماعت شروع کر سکیں۔

سبق-۱۷

انجیل شریف میں کوئی تبدیلی یعنی بدلاؤ نہیں ہوا۔

آج کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انجیلِ شریف میں تبدیلی کر دی گئی ہے یا وہ منسوخ ہو چکی ہے۔ استغفر اللہ! انجیلِ شریف کے بارے میں ایسا بیان دینا بالکل غیر مناسب ہے۔

انجیلِ شریف میں تبدیلی ممکن ہی نہیں، کیونکہ قادرِ مطلق اپنی کتابوں کی خود حفاظت کرتا ہے۔ خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ یقیناً، اگر وہ یہ کر سکتا ہے، تو وہ اپنی کتابوں کی حفاظت بھی کر سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ المسیح نے فرمایا تھا: ''آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، مگر میرے کلام کبھی ٹلنے والے نہیں۔''

کبھی کبھی میں لوگوں سے پوچھتا ہوں، ''آخر انجیلِ شریف کو کس نے بدلا؟'' عام طور پر جواب یہ ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح کے پیروکاروں نے اسے بدل دیا۔ ایسا کہنا بے بنیاد اور نادانی کی بات ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح کے پیروکاروں نے خدا کی کتاب کو بدل دیا، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ لوگ اللہ سے زیادہ طاقتور ہیں۔ کیونکہ اللہ کی کتاب کو اس کے ہاتھوں سے چھین کر تبدیل کرنے کے لیے اللہ سے زیادہ طاقت چاہیے۔

کبھی کبھی میں یہ بھی پوچھتا ہوں، ''آخر یہ تبدیلی کب ہوئی؟'' اس سوال کا کوئی تسلی بخش یعنی مطمئن کر دینے والا جواب موجود نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ کتابیں قرآن کے نازل ہونے سے پہلے ہی تبدیل ہو چکی تھیں، تو پھر قرآن غلط گواہی دیتا ہے، کیونکہ قرآن خود گواہی دیتا ہے کہ انجیلِ شریف اللہ کی کتاب ہے۔ قرآن میں سیکڑوں بار یہ بیان ملتا ہے کہ انجیلِ شریف قادرِ مطلق کی طرف سے نازل کی گئی ایک اچھی کتاب ہے۔

لیکن اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ انجیلِ شریف قرآن کے نازل ہونے کے بعد بدلی گئی، تو تاریخ اس دعوے کو رد کر دیتی ہے۔ انجیلِ شریف کی ہزاروں قدیم مخطوطات یعنی قدیم نسخے موجود ہیں، جن میں سے کئی قرآن سے بھی پہلے کے ہیں۔ جب ان قدیم نسخوں کا آپس میں مقابلہ کیا جاتا ہے، تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انجیلِ شریف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آج ہمارے پاس جو انجیلِ شریف موجود ہے، وہی ان قدیم نسخوں کے مطابق ہے۔

لیکن جو لوگ قرآن کو مانتے ہیں، ان کے لیے میں قرآن کی دو تین آیات پیش کرنا چاہتا ہوں، جو صاف طور پر اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ انجیلِ شریف اللہ کی طرف سے ہے۔

سورہ یونس، جو دسویں سورہ ہے، اس کی آیت 94 قرآن کے لیے ایک امتحان پیش کرتی ہے۔ اس میں فرمایا گیا ہے:

''اگر تم اس چیز کے بارے میں شک میں ہو جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے، تو ان سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ بے شک تمہارے رب کی طرف سے حق تمہارے پاس آ چکا ہے، پس شک کرنے والوں میں سے نہ بنو۔''

اس آیت میں قرآن یہ تسلیم یعنی قبول کرتا ہے کہ اگر کسی کو قرآن یا اس کی تعلیم کے بارے میں شک ہو، تو اسے پہلے کی کتابیں پڑھنے والوں سے پوچھنا چاہیے—یعنی تورات، زبور اور انجیلِ شریف کے ماننے والوں سے۔ اس طرح قرآن خود اپنے لیے یہ قاعدہ مقرر کرتا ہے کہ اس کی تعلیم پہلے کی کتابوں کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس طرح قرآن اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ انجیلِ شریف کلامِ اللہ ہے۔

اب میں قرآن کی ایک اور آیت پیش کرتا ہوں۔ سورہ المائدہ، جو پانچویں سورہ ہے، اس کی آیت 46 میں فرمایا گیا ہے:

''اور ہم نے ان کے نقشِ قدم پر عیسیٰ ابنِ مریم کو بھیجا، جو تورات کی تصدیق کرنے والے تھے جو ان سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اور ہم نے انہیں انجیل عطا کی، جس میں ہدایت اور نور ہے، اور وہ تورات کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئی تھی، اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔ اور انجیل والوں کو چاہیے کہ جو کچھ اللہ نے اس میں نازل کیا ہے، اس کے مطابق فیصلہ کریں۔''

قرآن گواہی دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ المسیح کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد بھیجا گیا، یعنی ان کی کتابیں اور تعلیمات آپس میں ایک جیسی ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ المسیح کے پیروکار صرف ایک کتاب نہیں، بلکہ تورات، زبور اور انجیلِ شریف تینوں کو پڑھتے ہیں۔

قرآن کی یہ آیت یہ بھی بیان کرتی ہے کہ انجیلِ شریف ہماری روحانی زندگی کے لیے ہدایت اور نور ہے۔ یقیناً، قرآن انجیلِ شریف کو بہت بڑا احترام اور عظمت عطا کرتا ہے۔

قرآن میں سو سے زیادہ آیات موجود ہیں جو اس حقیقت کی گواہی دیتی ہیں کہ انجیلِ شریف قادرِ مطلق کی طرف سے ایک اچھی کتاب ہے۔ لیکن قرآن کی کوئی بھی آیت یہ نہیں کہتی کہ تورات، زبور یا انجیلِ شریف میں تبدیلی ہو چکی ہے۔ پھر یہ شرارت آمیز خیال کہاں سے آیا؟ اگر یہ کتابوں سے نہیں آیا، تو پھر یہ انسانوں کی سوچ کا نتیجہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر مقدس کتابیں ایک بات کہیں اور انسان دوسری بات بتائیں، تو ہمیں کس کی بات ماننی چاہیے؟ میرے نزدیک یہ خیال، کہ انجیلِ شریف بدل دی گئی ہے، خدا کی طرف سے نہیں بلکہ انسانوں کی طرف سے ہے۔ اس لیے اس خیال کو پوری طرح رد کر دینا چاہیے۔

در حقیقت، یہ ابلیس کی چال ہے کہ وہ لوگوں کو یہ یقین دلائے، کہ انجیلِ شریف بدل دی گئی ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ لوگ انجیلِ شریف کی قدرت، خوبصورتی اور حقیقت سے محروم رہیں۔ ان جھوٹوں کو رد کیجیے اور قادرِ مطلق کی اس سچی وحی کی قدرت اور جمال کو خود آ کر دیکھیے۔

سبق—۱۸

انجیلِ شریف کی تاریخ

پچھلے سبق میں، ہم نے یہ سیکھا کہ انجیلِ شریف میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے پھیلایا ہوا جھوٹ ہے کہ قادرِ مطلق کی طرف سے نازل کی گئی اس خوبصورت کتاب کو بدل دیا گیا ہے یا منسوخ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ المسیح نے انجیلِ متی 24:35 میں فرمایا: ''آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔''

یہ سبق، ہمیں انجیلِ شریف کی تاریخ اور اس کے مضامین کے بارے میں زیادہ معلومات دیتا ہے۔

خدا نے روحُ القدس کے ذریعے حضرت عیسیٰ المسیح کے رسولوں کے وسیلے سے انجیلِ شریف کو نازل فرمایا۔ خدا کی طرف سے نازل کی گئی انجیلِ شریف سب سے پہلے یونانی زبان میں لکھی گئی۔ آج بھی بہت سے لوگ اسے یونانی زبان میں پڑھتے ہیں اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

بیشک، کچھ لوگوں کو انجیلِ شریف کے بارے میں اس وجہ سے اشتباہ یعنی شک ہوا ہے کہ اس کا ترجمہ بہت سی دوسری زبانوں میں کیا گیا ہے۔ لیکن جب کسی کتاب کا ترجمہ کیا جاتا ہے، تو اصل زبان میں موجود مضمون ہرگز نہیں بدلتا۔ انجیلِ شریف کے یونانی نسخے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

انجیلِ شریف کے ستائیس حصے ہیں، جنہیں ہم کتابیں کہتے ہیں۔ پہلے چار حصے چار انجیلوں پر مشتمل ہیں، جو حضرت عیسیٰ المسیح کی زندگی اور ان کی تعلیمات کا بیان پیش کرتے ہیں۔ یہ حضرت عیسیٰ المسیح کے بارے میں چار چشم دید گواہیاں ہیں، جنہیں حضرت متی، مرقس، لوقا اور یوحنا (رضی اللہ عنہم) نے تحریر کیا۔

کچھ لوگ اس بات پر الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں کہ چار انجیلیں کیوں ہیں۔ قادرِ مطلق نے چار انجیلیں اس لیے عطا کی ہیں کہ یہ انجیلِ شریف کی سچائی کے چار گواہ ہیں۔ عدالت میں اکثر ایک ہی گواہی قابلِ قبول نہیں مانی جاتی، لیکن جب چار ایماندار آدمی ایک ساتھ گواہی دیں، تو وہ گواہی ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا نے اپنے رحم میں چار گواہیاں دی ہیں، تاکہ ہم حضرت عیسیٰ المسیح کی سچائی کے بارے میں پورا یقین رکھ سکیں۔

چار انجیلوں کے بعد رسولوں کے اعمال کی کتاب آتی ہے۔ ''Apostles'' انگریزی لفظ ہے، جس کا مطلب رسول ہے۔ یہ کتاب اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ کیسے حضرت عیسیٰ المسیح آسمان پر اٹھا لیے گئے اور پھر اپنے کام کو جاری رکھنے کے لیے روحُ القدس کو اپنے رسولوں پر نازل کیا۔

اس کے بعد آنے والی اکیس کتابیں رسولوں کے وہ الہامی خطوط ہیں جو انہوں نے حضرت عیسیٰ المسیح کے ابتدائی پیروکاروں کو لکھے۔ یہ تمام لوگ حضرت عیسیٰ المسیح کی قیامت کے چشم دید گواہ تھے۔ جو کچھ انہوں نے لکھا، اس میں روحُ القدس ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ رسول پطرس (رضی اللہ عنہ) نے دوسرا پطرس 1:20–21 میں اس کے بارے میں لکھا: ''کتابِ مقدس کی کوئی نبوت نبی کی اپنی تعبیر سے نہیں ہوتی، کیونکہ کوئی نبوت انسانی مرضی سے نہیں آئی، بلکہ انسان روحُ القدس کی ہدایت سے خدا کی طرف سے بولتے رہے۔''

انجیلِ شریف کی یہ آیت گواہی دیتی ہے کہ کس طرح خدا نے رسولوں کی رہنمائی کی اور انہیں کلامِ خدا لکھنے کے لیے قائم کیا۔ انجیلِ شریف کی آخری کتاب کو مکاشفہ کہا جاتا ہے، جو یومِ حساب کے بارے میں گواہی دیتی ہے۔

کچھ لوگوں نے انجیلِ شریف کے ان حصوں پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ ان کی توقعات سے مختلف ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انجیل ایک ہی کتاب ہونی چاہیے تھی جو سیدھے حضرت عیسیٰ المسیح پر نازل ہوئی ہو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انجیلِ شریف شروع سے ہی ان ستائیس کتابوں پر مشتمل رہی ہے۔ یہ روحُ القدس کی وہ گواہی ہے جو رسولوں کے ذریعے حضرت عیسیٰ المسیح کے بارے میں دی گئی۔

آج انجیلِ شریف کی تقریباً 5,800 قدیم یونانی نسخے موجود ہیں، اور اس کے علاوہ 15,000 سے زیادہ دوسری قدیم نسخے اور حوالے پائے جاتے ہیں۔ ان تمام قدیم نسخوں میں یہی ستائیس کتابیں موجود ہیں۔ ان میں سے بہت سے نسخے قرآن سے بھی کافی پہلے کے ہیں۔ یہ نسخے قرآن کے آنے سے پہلے بھی وہی تھیں اور اس کے بعد بھی وہی رہیں۔

پچھلے سبق سے، یاد رکھیے کہ قرآن کم از کم سو مرتبہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ انجیلِ شریف کلامِ خدا ہے۔ قرآن اسی انجیلِ شریف کی موجودگی کی گواہی دیتا ہے جو ستائیس کتابوں پر مشتمل ہے اور جو قرآن سے پہلے موجود تھی۔

انجیلِ شریف کی سب سے مشہور قدیم نسخوں میں سے ایک کو کوڈیکس سینائیٹکس کہا جاتا ہے، جسے تقریباً 300 عیسوی میں نقل کیا گیا تھا اور آج یہ برٹش لائبریری، لندن میں موجود ہے۔ ایک اور قدیم نسخہ کوڈیکس ویٹیکانس ہے، جو تقریباً اسی دور کی ہے اور ویٹیکن لائبریری، روم میں رکھی گئی ہے۔

میرا مقصد یہ ہے کہ آج بھی ایسی تقریباً 5,800 قدیم نسخے موجود ہیں۔ ہمیں ان تک رسائی حاصل ہے اور ہم ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں نے خود ان ہاتھ سے لکھے ہوئے نسخوں کی تصویروں کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ بھی ان تمام نسخوں کے ہر صفحے کی تصویریں انٹرنیٹ پر دیکھ سکتے ہیں۔ بس "The Center for the Study of New Testament Manuscripts" تلاش کیجیے، یا سیدھے www.csntm.org پر جائیے۔

یاد رکھیے، قرآن سورہ یونس، جو دسویں سورہ ہے، اس کی آیت 94 میں فرماتا ہے:

"اگر تم اس چیز کے بارے میں شک میں ہو جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے، تو ان سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ بیشک تمہارے رب کی طرف سے حق تمہارے پاس آ چکا ہے، پس شک کرنے والوں میں سے نہ بنو۔"

قرآن ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم پہلی کتابوں — یعنی تورات، زبور اور انجیلِ شریف — کی تعلیمات کی تحقیق کریں۔ انجیلِ شریف میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ آج بھی وہ ویسی ہی ہے جیسی شروع میں نازل کی گئی تھی۔ مہربانی کر کے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی اس زبردست اور بامقصد وحی کو پڑھیے اور اس کی تحقیق کیجیے۔